

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز منگل مورخہ 16 مارچ 2004 بمطابق 24 محرم

1425 ہجری صبح دس بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَأَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ
قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُم مِّنْهَا ۚ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ
لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ وَلَتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ
الْمُنْكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا ۚ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ
وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

(ترجمہ): اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔ اور اللہ کے اس احسان کو یاد رکھو جو
اس نے تم پر کیا ہے۔ تو تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اس نے تمہارے دل جوڑ دیئے اور اس کے فضل
و کرم سے تم بھائی بھائی بن گئے۔ تم آگ سے بھرے ہوئے ایک گڑھے کے کنارے کھڑے تھے۔ اللہ تعالیٰ
نے تم کو اس سے بچالیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی نشانیاں تمہارے سامنے بیان کرتا ہے۔ تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ تم
میں سے ایک جماعت ضرور ایسی ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف لائے اور نیک کاموں کا حکم کرے اور برے
کاموں سے روکے۔ اور یہی لوگ فلاح و نجات پانے والے ہیں اور کہیں تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو
فرقوں میں بٹ گئے اور کھل کھل واضح ہدایات پانے کے بعد بھی اختلافات میں مبتلا ہوئے۔ جنہوں نے یہ
طریقہ اختیار کیا۔ ان لوگوں کیلئے بڑا عذاب ہے۔

جناب ابراہیم خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جن معزز اراکین صوبائی۔۔۔۔۔

مولانا عبدالرحمن: پوائنٹ آف آرڈر سر!

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: دیتا ہوں میں وقت تھوڑا سا، جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، بغرض منظوری میں ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اسمائے گرامی، جناب ملک قسیم الدین صاحب، ایم پی اے، آج سے اٹھارہ تاریخ تک کیلئے اور جناب حافظ حشمت خان صاحب، وزیر زکوٰۃ و عشر، آج کیلئے۔ Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

سید قلب حسن: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب نادر شاہ: سپیکر صاحب۔

سید قلب حسن: یو ضروری غوندے مسئلہ دہ، سر۔

مولانا عبدالرحمن: سپیکر سر۔

جناب سپیکر: جی جی، وخت در کوم۔ مولانا عبدالرحمن صاحب۔

رسمی کارروائی

مولانا عبدالرحمن: جناب سپیکر صاحب! ہمارا جو چترال ہے تو یہ آپ سب کو معلوم ہے کہ سال میں چھ مہینے یہ پاکستان کے دوسرے حصوں سے کٹا رہتا ہے۔ اس وقت پورے ضلع چترال میں گھی کی قلت ہے، گھی بالکل نہیں ہے اور ملک پیک بھی نہیں ہیں، یعنی زندگی کی ضروریات کی چیزیں کوئی بھی نہیں ہیں اور کل وہاں سے مجھے ٹیلیفون کیا گیا ہے کہ تقریباً اٹھارہ ٹرک گھی ارنڈو میں کھڑے ہیں لیکن ڈسٹرکٹ ناظم اور کمانڈنٹ کے آپس کے اختلافات کی وجہ سے، کمانڈنٹ صاحب اس کی اجازت نہیں دیتا۔ کل میں نے کمانڈنٹ چترال سے ٹیلیفون پر بات کی وہ اسلام آباد میں تھے تو انہوں نے کہا کہ ابھی یہ میرے اختیار میں نہیں ہیں۔ آپ (I.G (FC) سے

سید قلب حسن: تھیک شوجی، تھیک شو۔

جناب سپیکر: میاں نادر شاہ صاحب۔

جناب نادر شاہ: شکریہ، سپیکر صاحب۔ مونہہ خودا خبرہ مخکبن ہم پہ دے فلور باندے کپے دے، زمونہہ چہ کوم سپرک دے ہلتہ کبن، ہغہ کچہ دے، انتہائی گرد و غبار دے، خلقتہ ڍیر تکلیف دے۔ نیم کلو میٹرہ ایریا دہ او دھغے داو بود چہر کاؤ خہ بندوبست نیشته، گا ڍو د جنکیدو ہلتہ خطرہ دہ۔ زما درخواست دے چہ سردار ادریس صاحب د تی ایم اے تحت بھائی تہ اووائی چہ تاسو سرہ داو بو تینکئی شتہ دے او تر ہغے پورے چہ تھیکیدار نہ وی راغلی، ہغہ خو تبتیدلے دے، چہ پہ دغہ سپرک باندے چرتہ کبن یو دوہ درے تائمہ او بہ اچوی نو دا بہ ڍیرہ مہربانی او کپری خکہ چہ ڍیر انتہائی تکلیف دے جی خلقتہ، خوک تیریدے نشی۔ ہغہ خوا تہ کلی چہ کوم دی نو ہغہ د گرد و غبار نہ ڍک شوی دی۔ مہربانی د او کپری۔

جناب ابراہیم خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میں صرف عالمزیب عمرزئی کو اسکے بعد ٹائیم دوں گا، پھر بعد میں دیکھا جائے گا، جی۔

جناب ابراہیم خان: دوہ منتہ بہ ماتہ ہم را کپری جی۔

جناب محمد ادریس (وزیر بلدیات): جناب سپیکر! انکی تکلیف کا ہمیں احساس ہے اور انشاء اللہ ٹی۔ ایم۔ او تحت بھائی کو آج ہی اس سلسلے میں Instruction Issue کر دیں گے کہ وہ فوری طور پر وہاں پر پانی کا بندوبست کر دیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں جہاں بھی کام ہو رہا ہے کنسٹرکشن کا، کنٹریکٹر ہو، خواہ وہ ٹی۔ ایم۔ او ہو، جسکی بھی ذمہ داری ہے، آلودگی سے بیماریاں پھیلتی ہیں تو اگر آپ Generally یہ Instructions دے دیں کہ بھئی وہاں پہ پانی کے چھڑکاؤ کا اہتمام کیا جائے۔ جی، عالمزیب عمرزئی صاحب۔

جناب عالمزیب: مہربانی جی، سپیکر صاحب، یو خوزہ تاسو، د دے فوڈ تمام دغہ چہ دی، دغہ تہ مورار سولے دی، داو پرو مسئلہ چہ مونہہ تہ دملونو۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ربانی صاحب چہ راشی بیا بہ تاسو تہ موقع درکوؤ۔ ربانی صاحب چہ راشی۔

جناب عالمزیب: بنہ بل جی ستاسو متعلق، تاسو سرہ Direct تعلق ساتی۔ ماتاسو تہ خان لہ درے خلہ، سپیکر صاحب، زہ خودا خبرہ نہ دغہ کوم، دا Clear کومہ چہ یرہ تاسو یو اعلان کرے وو پہ شریکہ او نہ مونر پہ حلقہ کبن یو بل سرہ خوا کبن یو، ماچہ توجہ دلاؤ نوپس خومرہ جمع کری دی، دا درے خلہ سیشن تیر شو، نو ماتہ ٲول واپس شول چہ متعلقہ منسٲر صاحب سرہ ملاؤ شہ او خہ چہ ہم دی، درے درے خلہ ئے جمع کرم او واپس، زما اوسہ پورے یو ہم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دقواعدو حوالہ ئے پکبن درکرے دہ؟

جناب عالمزیب: راکرے ئے دہ جی، ما پکبن ڍیر داسے قراردادونہ پیش کری دی چہ زہ بہ مثال۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: گورہ کہ دقواعدو حوالہ ئے درکری وی کنہ نو مطلب دا دے چہ پہ قواعدو کبن دنہ ئے راولیہ۔

جناب عالمزیب: پہ قواعدو کبن جی ما قرارداد راوستے دے، ہغہ نہ دے شوے لکہ ما وئیلی وو چہ یرہ پہ صوبہ سرحد کبن ٲیلفون چہ دے، دا پچیس کلومیٹر لوکل دے او پہ پنجاب کبن ساٲھ کلومیٹر دے۔ دا قرارداد د صوبائی اسمبلی نہ پاس شی، زمونر صوبہ سرحد کبن د ہم داسے شی۔ زما ہغہ قرارداد نہ راخی نو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہ Draw کبن بہ وی، انشاء اللہ راہہ شی۔

جناب عالمزیب: نہ یرہ شل، دا جی غونڊ کیدے ما خان سرہ راوڑے دے، دا ماتہ ٲول واپس راغلی دی۔

جناب سپیکر: راہہ شی۔

جناب عالمزیب: یو خبره کوم، یو خبره مے دا ده سپیکر صاحب، چه ماسره بالکل په دے اسمبلی کبن د میرنئ مور سلوک ستا سوپه وجه کیږی۔ یوه خبره درته کوم۔۔۔۔

جناب سپیکر: داسے خبره ده چه لږ دا رولز گوره، داسے ریمارکس ورکول په چیئر باندے چه هغه Reflection کوی، تاته نه رولز اجازت درکوی، نه قاعده اجازت درکوی۔ داسو واوریدل، مخکین درولز۔۔۔۔۔

جناب عالمزیب: خبره د جی زه منم۔ دویمه خبره زه جی کومه یوه۔

جناب سپیکر: درولز قواعد Study او کړه، مطالعه او کړه او دهغه مطابق بیا خبره اوچتوه۔ او، بالکل به راخی۔

جناب عالمزیب: زه چه درولز مطابق اوچتوم، تاسو له جی چیمبرته خوشو ځله راغلم، درته مے او وئیل، یره خوشو ځله مے درته او وئیل چه زما دا مسئله ده، حل نه شوه، یوه، دویمه خبره جی زما دا ده، دویمه خبره جی زما دا ده۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جی، مرید کاظم صاحب، مرید کاظم صاحب۔

جناب ابراہیم خان: سپیکر صاحب! زه هم ولاړ یمه جی، جناب سپیکر صاحب! سید مرید کاظم شاه: اگر اس میں ایک مہربانی کر لیں سر۔ عمر زنی صاحب کو ایک شکایت ہے بہت ذاتی جی، اگر اس کیلئے آپ ایک دن مقرر کر لیں تاکہ ہم آپ کے ساتھ بیٹھ جائیں، اسکی چیزیں دیکھ لیں۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جس وقت آپ چائینگے، میرے خیال میں میرے دروازے تو کھلے ہوئے ہیں۔ سید مرید کاظم شاه: کہ کہاں پر اور کب کوتاہی ہوئی ہے تو اسکا ازالہ ہو جائے، یہ بہت ضروری ہے جی۔

جناب سپیکر: بالکل۔

جناب عالمزیب: دا یوه خبره جی، دا زما لږه ډیره۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس او شوه، ستاسو پارلیمانی لیډر خبره او کړه کنه۔

جناب عالمزیب: یرہ جی نہ، زہ یوہ خبرہ راولم بس چہ ہر خہ وی، ماتہ د سپیکر صاحب نہ یرہ زیاتہ مسئلہ جو رہ دہ خکہ چہ زہ ہر وخت وایم، ہر وخت خبرہ کوم چہ ماسرہ سپیکر صاحب ذاتیات کوی۔ تاسو دے ہاؤس ہول پہ شریکہ بانڈے ستینڈنگ کمیٹیو د پارہ تاسو چیئرمینان Select کرے وو۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): جناب! یہ۔۔۔۔۔

جناب عالمزیب: لاء منسٹر صاحب، ماتہ بہ لہ تائم را کوئی، زہ خپلہ خبرہ بہ کوم۔

وزیر قانون: جناب! یہ روز اور قواعد کے خلاف ہے، چیئر پر اعتراض کرنا جی، میرے خیال میں۔

جناب سپیکر: بہر حال ان سے یہ توقع کی جاتی ہے، انکو اجازت ہے، یہ Relaxation میں ان کو دیتا ہوں، ان سے توقع یہی کی جاتی ہے۔ جو کچھ آپ کہنا چاہیں، میں آرام سے سنوں گا۔

جناب عالمزیب: تھیک دہ بالکل۔ د ستینڈنگ کمیٹیو تاسو لہ دے ہاؤس اجازت در کرے وو، مونبرہ د چا Choice نہ وو کرے چہ یرہ ما د دے کمیٹی چیئرمین کرہ او ما د دے کمیٹی چیئرمین کرہ۔ نہ مے سفارش کرے دے کہ چاتہ مے کرے وی، راتہ او وایہ چہ تا، صرف تپوس مے کرے دے چہ پہ کومہ کمیٹی کبن مو اچولی یو؟ وروستو پتہ اولگیدہ چہ فلانکی کمیٹی کبن چیئرمین ئے، فلانکی کبن ممبرئے۔ عزت لرم پہ عزت خفہ کیرم، یوہ کمیٹی کبن بہ موہم نہ اچولم، درومبی نہ بہ مو ممبر اچولم او نہ بہ مو پہ کمیٹی کبن اچولم۔

جناب سپیکر: کہ اوس تاسو مناسب گنری نواستعفی اور کولے شی او دے معزز ایوان ماتہ اختیار را کرے وو د کمیٹیو د جو رولو، دا معزز ایوان د بیا خپلہ فیصلہ واپس واخلی، ماتہ ہیخ اعتراض نشتہ۔

جناب عالمزیب: سپیکر صاحب! زہ چہ خبرہ ختمہ کرم نو بالکل تہ چہ خنگہ وائے نوزہ بہ بیا خبرہ او کرم۔

جناب سپیکر: زہ تاتہ وایم چہ تہ پہ آرام کینہ، پہ خپل خائے بس۔

جناب عالمزیب: تاسو زما صرف۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: زہ تاتہ فلور نہ در کوم، فلور درتہ نہ در کوم۔ زہ درتہ فلور نہ در کوم۔
جناب عالمزیب: تاسوماتہ فلور نہ راکوئی، ہیخ خبرہ نہ دہ جی، مہ راکوئی۔ مونبرہ
تاسوتہ اجازت در کرے وو، ستاسو سیاست -----
جناب ابراہیم خان: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب! یو منت جی۔

آڈٹ رپورٹس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Next, jee. Item No.8, the Honourable Minister for Finance N-W.F.P, to please lay on the table of the House the following reports of Auditor General of Pakistan:-

1. Finance Accounts for the year, 200 and 2001.
2. Appropriation Accounts for the year, 2000 and 2001.
3. Audit reports for the year, 2000 and 2001.
4. Revenue Receipts for the year, 2000 and 2001.

Honourable Minister for Finance please.

(اس مرحلے پر معزز رکن عالمزیب نے احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کیا)

جناب ابراہیم خان: جناب سپیکر صاحب! زہ ہم دشروع نہ ولا پریمہ جی اول، سپیکر
صاحب، جناب سپیکر صاحب، زہ ہم تہولو نہ اول ولا پر وومہ جی۔ سپیکر صاحب!
ہم دغہ شان زیاتے ماسرہ ہم کیبری۔
جناب سپیکر: وروستو تائم در کوم تاتہ۔

جناب ابراہیم خان: زہ ہم دتہولو نہ اول ولا پریمہ، ہم دغہ شان زیاتے ماسرہ ہم کیبری۔
جناب سپیکر: روستو تائم در کوم۔

جناب ابراہیم خان: دتہولو نہ اول جی، زہ ولا پریمہ۔

جناب سپیکر: ددے نہ روستو تائم در کوم۔

سینئر وزیر خزانہ: ایجنڈا کے مطابق مجھے فلور دیا گیا ہے جناب سپیکر صاحب! میں جناب آڈیٹر جنرل آف
پاکستان کی درج ذیل رپورٹس اسمبلی میں پیش کرتا ہوں:

نمبر 1۔ فنانس اکاؤنٹس برائے سال 2000 تا 2001، مختص کردہ حسابات برائے سال 2000 تا 2001،
آڈٹ رپورٹس برائے سال 2000-2001 اور مالی محصولات برائے سال 2000-2001

آڈٹ رپورٹس کا پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو ریفر کیا جانا

Mr. Speaker: The reports stand laid. Now the Honourable Minister for finance, N-W.F.P, to please move that the said Reports of Auditor General of Pakistan may be referred to the Public Accounts Committee, Honourable Minister for finance please.

سینئر وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مذکورہ بالا رپورٹس کو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے حوالے کیا جائے، شکریہ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the reports of the Auditor General of Pakistan may be referred to the Public Account Committee. Is it the desire of the House that the Reports of the Auditor General of Pakistan may be referred to the Public Account Committee?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the reports are referred to the Public Accounts Committee. Jee, Qasmi Sahib.

مولانا محمد احمد لدھیانوی کی ضلع ہری پور میں داخلہ پر پابندی

جناب ابراہیم خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! تقریباً دو بارہ سال نہ مسلسل زموں پر دے ہری پور کین بہ یو پروگرام کیدلو دتحریک عظمت صحابہ د طرف نہ، ہغہ پروگرام مسلسل بارہ سال بہ کیدو خو چہ کلہ جی زموں پر اسلامی حکومت راغلی دے نو ہغہ پروگرام کین جی مختلف رکاوٹونہ پیدا کوی۔ دوئی، مخکین بہ جی داسے وہ چہ پہ یکم محرم باندے بہ پہ شیعہ سنی علماء پابندی اولگیدہ، دا زموں پر پروگرام بہ جی پہ پندرہ مارچ باندے و۔ پہ ہغے کین بہ دہغہ وخت ضلعے انتظامیے دیوے ورھے Relaxation ورکرو او مولانا اعظم طارق صاحب یا مولانا حق نواز جھنگوی صاحب بہ راغلو او تقریر بہ ئے او کرو او لارل بہ۔ دا حل جی، چہ کلہ نہ زموں پر اسلامی حکومت راغلی دے نو پہ ہغے کین تیر کال ہم دغہ شان او شولہ چہ زموں پر صوبائی حکومت پہ مولانا صاحب پابندی اولگولہ۔ بیا ہغے کین زموں پر خبرے او کرے خو ہغہ او نہ شوہ۔ دے خل زموں پر بیا مولانا محمد احمد لدھیانوی صاحب راغوبنتے وؤ او ما دا حکومت تہ

او وئیل چہ دا زہ کارنتی در کوم چہ دقرآن او حدیث نہ علاوہ یوہ خبرہ بہ بھر نہ وی۔ ما وئیل کہ د دے نہ علاوہ بلہ خبرہ بھر وہ، بالکل زہ بہ د اسمبلی د رکنیت نہ استعفیٰ ور کرم خو ماتہ جی ڊیر افسوس دے چہ ہغہ سیکولر حکومتونو کبہ چہ ہغہ تاسو بہ ورتہ، دلته زمونږ دے رونږو بہ ورتہ دیهود و ایجتیان وئیل، د امریکے ایجتیان بہ ئے وئیل، پہ ہغے کبہ بہ اجازت وؤ۔ مونږ بہ د صحابو عظمت بیا نولے شو لیکن نن ڊیر افسوس ماتہ او شولو جی

جناب سپیکر صاحب، زمونږ دے اسلامی (تالیان) حکومت کبہ د صحابہ عظمت باندے پابندی دہ۔ دے کبہ جناب سپیکر صاحب، خہ مسئلہ دہ؟ زما خیال دے د صحابو د دشمنانو د خوشحالیونہ علاوہ نور ہیخ نشته دے۔ کہ چرے پابندی وی خو پکار دہ چہ پہ مخالف فریق باندے ہم پابندی لگیدلے وے، د هغوی د ہم پروگرامونہ بندشی کنہ، هغوی خو کھلاؤ زمونږ د قائد د قاتل بارہ کبہ پروگرامونہ کوی چہ هغہ قاتل د رها کرے شی، ولے زمونږہ دل آزاری کیږی؟ زہ دا تپوس خپل دے حکومت نہ کوم چہ آخر خہ مجبوری دہ؟ آخر خہ وجہ دہ چہ زہ تاسو تہ دا لیکل در کوم چہ زہ ستاسو ملگرے یمہ، ما تاسو سرہ هر ممکن تعاون کرے دے، ما د دنیا هر یو مراعات تاسو د پارہ پریبنودے دی لیکن دا ڊیرہ د

افسوس خبرہ دہ (تالیان) او زما د پارہ ہم ڊیرہ دغه خبرہ دہ چہ زہ خپل قائد خپل خائے تہ نشم راوستے۔ پرون جناب سپیکر صاحب، زما قائد راغلو او کله چہ حسن ابدال تہ راغلو، هری پور تہ داخلیدو نو پہ داسے انداز کبہ لکه چہ کله یو مجاهد امریکے یا برطانیے تہ خی او هلته کوم قسم لہ د هغہ تپوسونہ کیږی جی، هغہ ئے واپس کرلو او ڊیرے بے عزتی سرہ جی هغہ واپس شولو نو ماتہ ڊیر افسوس او شولو چہ زہ دے حکومت کبہ ناست یمہ، زہ خو تاسو سرہ هر ممکن تعاون کوم، ستاسو د وجے نہ ما خو پہ خله باندے لاس ایبنودے دے، ټولہ صوبہ کبہ چہ مونږہ خپل پروگرامونہ بند کړی دی پہ دے وجہ چہ صوبائی حکومت تہ خہ مسئلہ پیدا نہ شی خو افسوس چہ هغہ ہیخ ہم پکبہ او نہ شو بلکه ما ټولو ذمہ دارانو سرہ رابطہ او کرہ چہ تاسو خدائے د پارہ حالات پہ زور مه خرابوئ۔ اوس مخکبہ چہلم راروان دے، تر کومے بہ زہ دا خپل کارکن کنترول ساتم؟ ما خو هغوی هر ممکن کنترول ساتلی دی، هر خہ ما هغوی باندے بند کړی دی لیکن ماتہ ڊیر افسوس دے جناب سپیکر صاحب، چہ حکومت بالکل ما سرہ پکبہ تعاون او نہ کرلو او پہ دے کبہ وجہ خہ وہ؟ زہ دا تپوس کوم چہ ماتہ د هغہ وجہ او بنائی چہ هغہ خہ قسمه مجبوری وہ، کہ چر تہ د سیکورٹی وجہ وہ او تاسو نہ شوه کولے نو ما ہم هغہ حکومت تہ او وئیل چہ ټھیک دہ

تاسو نه شئي ڪولے، تاسو دومره ڪمزوري يئي، هغه هم ماته ذمه واري حواله ڪري، هغه هم الحمد للہ ما ڪبن دومره همت شته چه زه دخپل ميلمه حفاظت او ڪرم۔

(تالیاں)

(اس مرحلے پر عالمزيب احتجاج ختم ڪر ڪے ايوان ميں واپس آگئے)

جناب ابراهيم خان: زه دخپل ميلمه خيال اوساتم نو جناب سڀيڪر صاحب، ماته د حڪومت دا وضاحت او ڪري، د دے نه علاوه جناب سڀيڪر سر، ڄنگه زما ورور عالمزيب صاحب خبره او ڪره، يو ڪال اوشو جي، مايو قرارداد جمع ڪرے دے، خلفائے راشدين ايام سرڪاري سطح باندے مناؤ ولو دپاره او دا جي حسب وعده، مشرانو دا وعده ماسره ڪرے وه چه دا به دلته ڪبن سرحد اسمبلي نه منظور يري۔ يو ڪال اوشو، هغه قرارداد ولے نه راڄي جي؟ جناب سڀيڪر! زه په دے باندے بهر پور احتجاج ڪوم چه نه زما قرارداد راغلو او زما قائد سره هم دغه شانته زياتے او دا بار بار، او هغه وخت نه شروع دے چه ڪله نه زمونڙه اسلامي حڪومت قيام ڪبن راغله دے۔ مخڪبنے خوبه دا وه چه تاسو به دا او وئيل چه دا د امريڪے حڪومت دے، ديهود و ايڄنتيانو حڪومت دے، اوس زه ڄه نامه ور ڪرم؟

جناب سڀيڪر: جي شڪريه۔ جي، سردار دريس صاحب۔

محترمہ رفعت اڪبر سواتي: اچھا بات ڪر لیں، تو۔

وزير بلديات: جناب سڀيڪر! جناب قاسمي صاحب نے یہاں ایوان کے سامنے جو بات رکھی ہے، یقیناً جو انکا احتجاج ہے، اسکے اندر حقیقت ہے اور موجوده اس طرح کے مسائل پورے صوبے کے اندر موجود ہیں اس لئے کہ نیا لوکل گورنمنٹ کا آرڈیننس جو 2001 میں بنا تو اس کے اندر لاء اینڈ آرڈر کی ساری ذمہ داری ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو دی گئی ہے اور ہم اس بات کی مکمل طور پر تحقیقات کریں گے۔ آج ہمارے نوٹس میں یہ بات آئی ہے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے ان پر کیوں پابندی لگائی؟ انکو کیوں واپس کیا گیا؟ یقیناً میری سرانجام صاحب سے بھی یہی بات ابھی ہو رہی تھی۔

جناب ابراهيم خان: جناب سڀيڪر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سڀيڪر: منسٹر صاحب ڪو سنين پھر۔

وزیر بلدیات: اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کی تحقیقات کر کے جو بھی اس کا مرتکب پایا جائیگا، اسکو ہم سزا دیں گے اور اس طرح کسی کی بھی صوبے کے اندر آنے جانے پر کوئی پابندی نہیں ہے اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے اگر اس طرح کیا ہے تو اس سلسلے میں ہم بیٹھ کر بات کریں گے کہ انہوں نے کن وجوہات کی بناء پر اور آخر وہ کونسی ایسی لاء اینڈ آرڈر کی Situation پیدا ہو گئی تھی جس کی بنیاد پر انکو واپس کیا گیا اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ اس طرح کے اقدامات کو روکنے کیلئے ہم ایک واضح گائیڈ لائن ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو بھی ایٹو کریں گے لیکن Entirely لاء اینڈ آرڈر کی Responsibility، جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ 2001 میں پولیس آرڈیننس 2002 کے تحت جو ہے، یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے، پراونشل گورنمنٹ کی نہیں ہے اور اس ضمن میں ہم انشاء اللہ تعالیٰ چیف منسٹر صاحب سے بھی بات کریں گے۔ ابھی میری سینئر منسٹر صاحب سے بھی بات ہوئی ہے اور اس مسئلے کو انشاء اللہ تعالیٰ مستقل طور پر حل کریں گے۔

جناب ابراہیم خان: پہلے دے کبھی جی زہ دیو خبریے وضاحت او کرم چہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ جی، دا ویلی و و چہ زمونبرہ ہیخ اعتراض نشته، تحریری ئے ور کپی و و ڈسٹرکٹ، ضلعی انتظامیے دا ویلی و و چہ زمونبرہ ہیخ اعتراض نشته دے جی، مسئلہ د صوبائی حکومت وہ جی۔ ڈسٹرکٹ ناظم دا لیکلی ور کوی چہ زمونبرہ خہ اعتراض نیشته مولانا راشی۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: مسٹر سپیکر سر! اگر آپ کی اجازت ہو تو آپکے۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: منسٹر صاحب خود میرے بنکلے خبریے او کرمے او دوئی On the flour of the House categorically دا خبرہ او کرمے چہ صوبے میں آنے جانے پہ کسی کی پابندی نہیں ہے تو اسکا مطلب ہے کہ آئندہ کوئی پابندی نہیں لگے گی۔ صوبے میں لوگ، علماء صاحبان آئیں گے، جائیں گے، انکی Commitment آپ نے سن لی ہے، میرے خیال میں تو آئندہ اس پر عمل ہوگا تو آپ مہربانی کریں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: رفعت اکبر سواتی صاحبہ۔

قومی کمیشن برائے خواتین میں صوبہ سرحد کی نمائندگی

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جی، شکریہ سپیکر صاحب۔ آپکی آئین چیر کی میں توجہ اس طرف دلوانا چاہتی ہوں کہ جو National Commission on the Status of Women پر تقریریاں ہو چکی ہیں، وہ بڑی کوئی Un-democratic طریقے سے ہوئی ہیں۔ ان میں Justice نہیں ہوا ہے اور میں تمام صوبہ سرحد کی اس اسمبلی کی ایم پی ایز کے Behalf پہ آپکے نوٹس میں بھی یہ بات لارہی ہوں اور ہم Protest lodge کرتے ہیں کہ ایم این اے ایک سنٹر سے انہوں نے منتخب کر دی ہے اور ایک کوئی ناظمہ ہے یہاں پر۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ہم خواتین پورے صوبہ سرحد کو Represent کر رہی ہیں، ہمیں Ignore کیا جا رہا ہے، ہمارا کوئی نوٹس ہی یہاں نہیں لے رہا کہ ہم خواتین یہاں کس کارکردگی کیلئے بیٹھی ہوئی ہیں؟ (قطع کلامی) نہیں، یہ مذاق کی بات نہیں ہے، یہ بڑی Serious بات ہے، اس کے بڑے Long term repercussion ہونگے۔ جو لوگ ان Related field سے ہیں، جنہوں نے سول سوسائٹی آرگنائزیشن میں کام نہیں کیا ہوا، جنہوں نے کسی قسم کے ویلفیئر اور سوشل سیکٹر میں کام نہیں کئے انکو کیا خبر ہے کہ یہ سارا سلسلہ کیا ہے؟ جو Expertise آپکے پاس موجود ہیں، ان کو کیوں نہیں استعمال کیا جاتا؟ تو اس وجہ سے میں آپ سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ ہم تمام خواتین متفق ہیں اس بات پہ کہ ہم ایم پی ایز اس لائق ہیں، اس قابل ہیں کہ اس صوبے کی نمائندگی بھی کر سکیں، نیشنل کمیشن میں بھی آسکیں اور اگر ہماری اس بات پہ کوئی توجہ نہیں دیتا تو سر، ہم As a protest walk out کرتے ہیں اور اسکے بعد پھر آپ فیصلہ خود کریں گے۔

محترمہ نعیم اختر: جناب سپیکر صاحب! پہ دے بارہ کبن ما تاسو ته يو تحريك التواء پیش کرے وؤ۔ ہغہ تاسو ماتہ واپس کرو چہ پہ دے وجہ باندے مونبرہ واپس کوؤ چہ دے کمیشن سلیکشن شوے دے خود دے کمیشن سلیکشن نن او شو۔ ہغہ بیا ہم ما واغستو، ما غبر او نہ کرو۔ منسٹر صاحب سرہ مونبرہ خبرہ، دا معمولی کمیشن نہ دے، دا ہغہ کمیشن دے چہ دا بین الاقوامی Laws جو پروی۔ د دغہ کمیشن د لاسہ نن مونبرہ دلته راغلی یو نو جناب سپیکر صاحب، پہ دے باندے مونبرہ منسٹر سرہ خبرہ او کرہ، ہغہ او وئیل چہ کلہ دا کمیشن جو پیری، زہ بہ ایم پی ایز تہ وایم۔ بیا مونبرہ چونکہ دہغے کمیٹی ممبران ہم یو مونبرہ کمیٹی جو کرہ، کمیٹی مونبرہ تہ دا جواب را کرو چہ مونبرہ ورتہ د تمام این جی اوز نومونہ لیبرلی دی خکہ چہ شرط دا

دے چہ پہ دے کبڻ Elected خلق نہ اخلی نو اوس دا Elected خلق څنگه واغستے شو؟ صرف مونڙر. Elected نہ شی اغستے، صرف دیو جماعت اغستے شی۔ دغسے Steering Committee جوڙه شوہ او پہ هغے کبڻ دوہ دیو جماعت نہ، زہ نہ وایم بلکه دیو کور دوہ فیمل پکبڻ واغستے شوے نو سر، دا ڍیر بے انصافے دے چہ مونڙر خوناست دلته یو صوبائی لاء مونڙر د خواتین دپارہ دلته جوڙو و او چہ بیا خبرہ چرته لڙ پہ لویہ سطح لڙه شی نو ز مونڙرہ ایم پی ایز پکبڻ بالکل Ignore شی او هغوی پکبڻ نہ اخلی۔ دے کبڻ یو Un-elected خلق اغستے شوی دی او دا ز مونڙرہ د کمیتی Insult دے چہ مونڙرہ ته ئے پہ هغے کبڻ Written را کړی دی، د هغے ریکارډ موجود دے چہ هغے کبڻ مونڙرہ ته ئے وئیلی دی چہ مونڙرہ به دے کبڻ Elected خلق نہ اخلو او دے ته مونڙرہ د این جی اوز نومونه لیږلی دی، نن څنگه یو ایم این اے او یو ناظمہ دیو جماعت Elected شو؟ ز مونڙرہ ایم پی اے هیخ دغه اونہ شو نو د دے خلاف به مونڙرہ واک آؤت کوؤ او تر هغے پورے۔ (تالیاں)

(اس مرحلے پر خواتین ارکان اسمبلی نے ایوان سے احتجاجاً واک آؤٹ کیا)

جناب عالمزیب: سپیکر صاحب! فوڊ منسٹر صاحب راغلو، کہ ستاسو اجازت وی زہ به هغه خبرہ او کرم۔

جناب سپیکر: فوڊ منسٹر صاحب قلب حسن صاحب سرہ۔۔۔

جناب عالمزیب: نہ، زما د دوئ سرہ وہ او د هغوی هیلتہ سرہ دہ۔

جناب سپیکر: بنہ جی، جی۔ (شور)

جناب عالمزیب: نہ نہ، اوس د دہ سرہ د اوږو خبرہ دہ، دا خود قوم خبرہ دہ کنہ جی، او۔ (شور)

(اس مرحلے پر حزب اختلاف کے ارکان نے ایوان سے واک آؤٹ کیا)

جناب سپیکر: جی، عالمزیب عمرزئی صاحب، عالمزیب عمرزئی صاحب۔

جناب عالمزیب: خپله خبرہ کوم جی۔

جناب سپیکر: عالمزيب عمرزئی صاحب، عالمزيب عمرزئی صاحب۔

جناب عالمزيب: خبره كوم۔ خبره ته مه نه پيردي جي۔

جناب سپیکر: عالمزيب عمرزئی صاحب۔ (شور)

صوبے میں آٹے کی مہنگے داموں فروخت

جناب عالمزيب: جي دا فوڊ مسٽر صاحب ناست دے، په صوبه سرحد کين د اوڀر د ملونو مختلف ريتونه دي او په سابقه دور کين تهيلی د اوڀر چه وه، دهغه قيمت و 170 روپي، په دے وخت سره چلپري 260 روپي او مختلف ريتونه په مختلفو ملونو کين روان دي نو ماته د منسٽر صاحب دا Explain ڪري، دا دغريبانانو زمونڙه د دے خلقو د اوڀر، دا خود خوراک مسئله ده، دخيٽي مسئله ده چه دا څه مسئله ده او څه وجه ده چه اوڀر وه نه ملاوڀري او وه گران دي؟ څه خبره ده؟

جناب سپیکر: جي، رباني صاحب۔

جناب فضل رباني (وزير خوراک): بسم الله الرحمن الرحيم۔ جناب سپيڪر صاحب! صوبه سرحد دغنمو په لحاظ سره Deficit Province دے۔ لس لکھه ٽنه غنم خپل پيدا ڪوي، شل لکھه ٽنه غنمو ده ته ضرورت وي۔ مونڙه، چونڪه امپورٽ او ايڪسپورٽ صوبائي سبجيڪٽ دے نه، مونڙه ڊير بروقت خپل ضرورت د صوبے مرکز ته ايندو دے و۔ مونڙه په اسلام آباد کين په هر ميٽنگ کين په کيش باندے دغنمو اغستلو خبره ڪرے ده۔ سرڪال صوبه پنجاب صوبه سرحد ته يوه دانہ غنم هم نه دي ورڪرے۔ مونڙه خپله خريداري د پاسڪو نه ڪرے ده۔ بيا مونڙه په اوله کين وئيلي وؤ چه غنم ڪم دي، تاسو غنم راوغواڀري۔ بيا دوي، مرکز او وئيل چه پنځه لکھه ٽنه غنم مونڙه راوغواڀر۔ پنځه لکھه ٽنه نه خبره يونيم لکھه ٽن له ئے راوسته۔ يونيم لکھه ٽن کين اتيا زره ٽنه چه ڪله ڪراچي ته راغلل، مونڙه خپل ٽول انتظامات او ڪرل۔ وئيل ئے چه دا غنم خراب دي، پڪار خود او چه دا ئے په آسٽريليا کين ڪتله وے او هلته ئے په دے فيصله ڪرے وے، چه ڪله غنم راغلل، مونڙه ورته خپل انتظامات او ڪرل، مونڙه خپل خلق اوليبرل نو وئيل ئے چه دا غنم خراب

دی۔ دے کین Fungus دی او دا مونبرہ نہ ورکوؤ۔ دغہ وجہ دہ چہ پہ دے وخت کین مونبرہ کومہ پالیسی دغنمو داوړو پہ دے صوبہ سرحد کین اوچلولہ، دے ټولو ملگرو ته به پته وی، ذرائع ابلاغ کین دا خبره راغله ده چه کراچئ کین کوم ریټ اوچلیدو، هغه د صوبه سرحد نه شپيته اويا روپوپورے په بیس کلو تروره کین هائی اوچلیدو۔ هم دغسه په اخبار کین راغلی دی او په نیوز اخبار کین یو پورا آرټیکل په دے راغله دے چه اسلام آباد کین قلت هم راغله دے او په تی وی او په ذرائع ابلاغ د هغه خائے زمه دارو کسانو هغه تسلیم هم کره چه واقعی دلته قلت راغله دے۔ مونبره باوجود ددے چه زمونبره صوبے ته شل لکھے ټنه غنم ضرورت وی، د الله فضل سره د کرائسيز حالات نه دی پیدا شوی۔ دے نه مخکین هم دلته حکومتونه تیر شوی دی۔ دے نه مخکین هم دلته خلقو لیدلی دی هغه قطارونه، هغه وهل، مونبره باوجود د مرکز سره دیو ډیر لئوے اختلافی دور په نتیجه کین بیا هم مونبره ته دلته حالات د کرائسيز نه دی جوړ شوی، انشا الله د پندرہ، بیس ورخو خبره ده او دلته مونبره په Availability باندے بنه کافی زور ورکرے دے۔ زمونبره صوبے سره دومره غنم شته هم نه چه مونبره ئے ټولو ملونو ته سپلائی کرو۔ چه کله مونبره راغلو په هغه وخت کین ډیر لږ ملونه چالو وو، اوس د الله فضل سره ددے خائے اندستری ته هم مونبره توجه ورکرے ده او په دے وخت کین ایک سو چالیس ملونه په دے صوبه کین چالو دی او هغه زمونبره د مزدورانو او د خلقو یو ضرورت دلته پوره کوی۔ په دے توجه بالکل برحق ده خو زمونبره په صوبه کین غنم شل لکھے ټنه غنم کم کیږی او مونبره په دے مکمل ستیند اغسته دے چه آئین دا وئیلی دی چه هیخ شوک یوے صوبے ته فوڈ آټیم بندولے نه شی او په دے وجه مونبره په دے باندے اوس هم مضبوط ولاړیو، بنه که چرے چا داسے حرکت او کرو چه صوبه سرحد ته داوړو کومه Flow ده، هغه ئے بنده کره یا ئے څه پاتک او لگولو دا مونبره هغوی ته وئیلی دی چه تاسو دے صوبے ته کوم Message ورکوئ نو بیا مونبره په دے مجبوره کیږو۔ چه د هغه خلاف به مونبره یو ایکشن اخلو انشا الله۔ مرکز ته مونبره چه کله وئیلی دی چه کیش پیسے ورکوؤ مالہ غنم راکړه او ماته ئے وئیل چه امپورټ او ایکسپورټ پراونشل سبجکت دے نه۔ انشا الله مونبره سره به عالم زیب عمرزئی صاحب او د دوئ ملگری هم په دے کین کلک اودریری چه مونبره دے پیرے چه

خومره ضرورت وی، هغه مونږ له مرکز پوره کړی او یا مونږ ته د دے اختیار را کړی
چه مونږه د کوم ځائے نه هغه پوره کوؤ چه هغه مونږ پوره کړو۔

جناب عالم زيب: مرکز خواوین کوته ساتلے ده، په پنجاب کښ بيا ولے نه دی گران
، بلوچستان کښ بيا ولے نه دی گران، په بله صوبه کښ ولے نه دی گران؟ هلته خو
اوس د دے وخت سره ریتونه تهپیک دی۔

جناب محمد امین: سپیکر صاحب! د هاسټل په حواله سره زه یوه خبره کول غواړم۔ وزیر
خوراک: ما خو درخواست او کړو جی، عالم زيب عمرزئی صاحب په دے وخت کښ
چه کومه خبره کوی چه هلته Rates گران نه دی، دا خبره صحیح نه ده، هر ځائے
Rates گران دی۔ کراچی په شل کلو کښ شپيته روپی گرانه ده۔ پنجاب کښ هم دغه
ریت دے۔ یو ځائے ریت کم نه دے او چونکه په دے وخت کښ په ټولو صوبه کښ
فود۔۔۔۔۔

جناب عالم زيب: 209 روپی پنجاب دے په دے وخت کښ۔

وزیر خوراک: آتیمز باندے هیخ پابندی نشته ت Perfect competition دے هرگز
پنځوس روپی یو تروره کښ فرق نشته، صرف د څلورو او د پنځو روپو فرق دے
Perfect competition وائی دی ته عمرزئی صاحب د اکنامکس دا اصول دی چه
کله په اسلام آباد کښ د دے ځائے نه پنځوس روپی فرق وی، بیا به ټول اوږه دلته
را روان وی۔ بیا ئے هلته څوک نه خرڅوی۔ خو صرف د څلورو پنځو روپو فرق دے
او هغه هم د Transportation charges فرق دی۔

جناب عالم زيب: دا چه چا گهتی راوړے وی، زه د جواب نه مطمئن نه یم۔

جناب سپیکر: عمرزئی صاحب، په دے Discussion، عمرزئی صاحب خبره۔۔۔۔۔

جناب عالم زيب: یوه گهتی چار سے ته ئے، سپیکر صاحب، یو سیکنډ، څلور گهتی چا
راوړے وے په څادر کښ ئے دغه کړے وے، په کم قیمت هغه شوی دی۔

جناب سپیکر: عمرزئی صاحب۔

وزير خوراک: عمر زئی صاحب د اسمبلی پہ فلور دا خبرہ اوکروچہ هغوی له د اسلام آباد نه اورہ راخی، مونبر د عوامو د پارہ غم کوو او ذاتی خبرہ چه تاسوله خلور ترورے راغله دی، هغه به تاسو باندے چامهربانی کرے وی، دهغه شکر یہ آدا کوو۔

جناب سپیکر: جی، محمد امین صاحب۔

جناب محمد امین: شکر یہ، جناب سپیکر صاحب۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسین: جناب سپیکر صاحب!

جناب محمد امین: زما عرض دادے جی چه تیرہ هفته کین چه د اسمبلی اجلاس شروع شو، سپیکر صاحب، د اسمبلی اجلاس چه کله شروع شو، پہ اولنی ورغ باندے زمونبرہ خہ ملگرو دا خبرہ راپورته کرے وه چه د ایم۔ پی۔ اے هاسٹیل حالات انتہائی زیات خراب دی۔ دیوے هفته نہ زیات وخت او شو جی چه تر دے وختہ پورے پہ هغه کین ہیخ قسمه بهتری رانغله بلکه زہ به دا عرض او کر مه جی چه ستاسو د کلی یو اڊہ ده باشکتہ، زمونبرہ جی دا بلاک چه کوم دے پہ هاسٹیل کین، دهغه حالت دهغه نہ هم زیات بد تر دی خکھ چه هلته کین داسے Irrelevant او غیر متعلقہ افراد اوسی، بلکه یو پولیس افسر پکین دیرہ دے نو هغه پسے جی د شپے دولس بجے او پہ یوہ بجه باندے او سحر وختی بلاشے پولیس راخی او د هغوی سلامی د پارہ عجیبه عجیبه خلق راخی او د گاڊو یو ډر خر جوړ دے چه هغه پہ وجہ باندے ډیرہ زیاتہ پریشانی ده او ډیر زیات Disturbance دے۔ زما گزارش دادے جی چه لبر شانتے پہ دے هاسٹیل باندے توجه ورکړئ چه کوم غیر متعلقہ افراد دغلته کین اوسی او سرکاری افسران دی، د هغوی د پارہ د خپل خپل کورونه او دریدیڈنشل پروگرام شته دے نو لبر د هغه د هم جائزہ واغستے شی او چه دا کوم غیر متعلقہ افراد دی نو د هغوی داخله د هاسٹیل ته ممنوع شی۔

جناب سپیکر: دا خبرہ زما پہ نوٹس کین راغله ده خوزه خپل معزز آراکین صوبائی اسمبلی چه خوک پہ ایم پی اے هاسٹیل کین اوسی، هغوی د مهربانی اوکری چه ددے خپل هاسٹیل هغه Misuse د Status کوی نه، خکھ چه هغوی دا کسان راوستی

دی دا تاسو چہ کوم نشاندهی کوی لہذا زہ ددے چیئر نہ دا ہدایت ورکوم چہ Outsider بہ ہیخ کلہ پہ ہاسٹیل کبن یعنی ہغہ Outsider چہ ہغہ سرکاری نوکروی، یو خود ایم پی اے میلہ چہ ہغہ راخی، ہغہ بہ Exempted وی خو کوم سرے چہ مستقل طور پاتے کیبری او سرکاری ملازم وی، ہغہ بالکل پہ ہاسٹیل کبن نہ شی پاتے کیدے۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسین: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: خو ایم پی اے بہ پہ دی سلسلہ کبن تعاون کوی خکہ چہ ہغوی کمرہ پہ خپل نوم کپی او سرکاری نوکر را ولی نو ددے بہ بیا مونر تحقیقات کو، کہ داسے خبرہ شوی وی نو ہغہ الا تمنہ بہ مونر کینسلوؤ۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسین: جناب سپیکر صاحب، یو منت ماتہ را کرہ۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب، میں اپنی بہنوں کا مشکور ہوں اور بھائیوں کا بھی اور میں ان کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جب بھی ہمارے منسٹر صاحب آجائیں اور Nomination جس طریقے سے ہوئی ہے، اگر ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہو تو اس زیادتی کا ہم ازالہ ضرور کریں گے، انشا اللہ تعالیٰ۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نعیم اختر: شکر یہ جناب سپیکر۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسین: ماتہ یو منت را کرئی، دا غلام ربانی صاحب وائی چہ د بہر نہ دا غنم راغلی دی خراب، ددے ذمہ داری پہ چا دہ؟ تاسو لہ پکار دی چہ د مرکزی وزیر تجارت مذمت دلته کبن او کرئی۔ (قطع کلامی)

تعمیر سرحد پروگرام پر بحث

جناب سپیکر: جی مشتاق احمد غنی صاحب، تعمیر سرحد۔

جناب مشتاق احمد غنی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب، کہ آپ نے مجھے موقع عنایت کیا۔

جناب سپیکر: میں توکل بھی چاہتا تھا لیکن آپ موجود نہیں تھے۔

جناب مشتاق احمد غنی: Sorry for that sir! جناب والا! تعمیر سرحد کا جب اعلان ہوا تھا تو ہم سب بڑے خوش تھے کہ اب ہم اپنے حلقوں میں فخر سے جائیں گے اور اپنے لوگوں کے کام کر سکیں گے اور پھر اس حکومت کا ایک سلوگن تھا کہ سستا انصاف ہوگا Doorsteps پر انصاف ہوگا، عادلانہ نظام ہوگا تو ہم سمجھتے تھے کہ اگر کوئی غلطیاں ماضی کی بھی ادوار یا حکومتوں میں ہوتی رہی ہیں تو موجودہ حکومت سے اس قسم کی غلطیوں کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ جناب والا! تعمیر سرحد پروگرام جو ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ Delay ہونے کی وجہ سے روز بروز اپنی افادیت کھوتا جا رہا ہے۔ ہمارے حلقوں میں حالت یہ ہے کہ لوگوں کا Confidence ایم۔ پی۔ ایز کے اوپر ختم ہوتا جا رہا ہے۔ ہمیں یہ Idea تھا کہ جب یہ انوائس ہو تھا فلور پہ تو مہینے ڈیڑھ دو کے اندر ہماری سکیمیں آن گراؤنڈ چلی جائیں گے اور لوگوں کو اپنے کام ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے نظر آئیں گے لیکن ہوا اس کے بالکل برعکس، جیسا کہ یہاں ساتھیوں نے کہا کہ اس کی پروسیجر اتنا Difficult ہے اور اتنا لمبا Process ہے جناب، میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ پچاس لاکھ روپے ہمیں صوبائی حکومت دیتی ہے، سوا اس کا ایک کریڈٹ اگر حکومت کو جانا تو ضرور ہے جو حکومت دے رہی ہے، اب اس کو Delay کر کے وہ سارا اس طرح اسکو Spoil کر دیا جاتا ہے کہ وہ کریڈٹ بھی حکومت کو نہیں جاتا۔ میری یہ گزارش کہ جب سی۔ ایم صاحب نے اعلان کر دیا پچاس لاکھ فی ممبر تو بس اسکا چیک وہاں ڈی سی او کے پاس چلا جائے اور وہاں وہ کمیٹی بیٹھی ہوئی ہے ایم۔ پی۔ ایز اپنی سکیمیں بنا کر ان کو دے دیں تو وہ وہاں یہ Meeting میں دیکھ لیں گے کہ کوئی Over lapping تو نہیں ہو رہی اور وہ سکیمیں وہاں Sanction کر کے ایک لیٹر اوپر وزیر بلدیات کو بھیج دیں کہ فلاں ایم پی اے کا آپ نے یہ فنڈ بھیجا تھا یہ اس کی سکیمیں ہیں اور یہ According to آپ کا جو لیٹر ہے اس کے مطابق ہیں، اس کے ساتھ کوئی اس کے علاوہ نئی کوئی سکیم اگر ہے تو وہی ڈی ڈی سی کی میٹنگ میں اس کو نکال دے گا وہاں سے، تو یہ کام اگر اس طریقے سے ہوتے اور وہی وہاں سے Executing agency کو وہ پیسے بھیج دیتے اور وہاں سے ٹینڈر لا کر کام شروع ہوتے تو میں نہیں سمجھتا کہ اتنی لمبی Exercise وہاں سے ڈی سی او، ڈی، سی او سے ڈی جی بلدیات، وہاں سے سیکرٹری بلدیات، وہاں سے منسٹر بلدیات، وہاں سے اے سی ایس، وہاں سے چیف منسٹر، اب چیف منسٹر تک چیز پہنچتی ہے۔ جناب، ان کے پاس اپنا Portfolio اتنا بڑا ہے، اس کا کام ہے اور جب چار پانچ وزارتیں بھی ان کے پاس ہیں تو یہ جو اتنی فائلیں جاتی

ہیں، ہماری سمریز بن کر یا تعمیر سرحد کے حوالے سے تو ان کو مہینے میں جب ٹائم ہوگا، ان فائل کو دیکھنے کا تو وہ پڑھیں گے بھی نہیں۔ یہ میں وٹوق سے کہتا ہوں، وہ صرف اس کے اوپر ایک Initial کریں گے اور ہوتا ہر سٹیج پر Initial ہی ہے تو اتنا اس کو Delay کر کے میری یہ گزارش ہے کہ اس Process کی آپ آسان کریں، پیسے بھیج دیا کریں ڈی سی اوز کی پاس اور وہی یہ وہ Executing agency کو بھیجے اور میری اپنی سکیوں میں سر، ایک سکیم مجھے بعد میں تبدیل کسی وجہ سے کرنی پڑگی۔ وہ تبدیل کر کے اب اس کے آج تین مہینے گزر گئے اور میں اس سارے Process میں ذاتی طور پر میں اپنی بات کر رہا ہوں کہ میں نے کوئی پچاس دفعہ مختلف دفاتر کے چکر لگائے تب جا کر میرے فنڈز ریلیز ہوئے، میرے سارے ریلیز ہو گئے لیکن جو سکیمیں پھر بدلیں، پھر وہ یہی Process اوپر تک جائے گا اور پھر اسی طریقے سے انہی دروازوں اور کھڑکیوں سے ہوتا ہوا واپس پہنچے گا تو یہ فنڈز Lapse ہو جائیں گے۔ پچھلے سال بھی، یہاں منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے یہاں بھی اور اے ڈی پی کے اوپر جو ہماری میٹنگ ہوئی تھی، اس میں بھی یہ کہا تھا کہ 25 مئی تک ہمیں جو اپنی سکیمیں بھیج دیں گے تو ان کے فنڈز Lapse نہیں ہونگے اور میرے خیال میں ہم میں ہر ایک میں سے ایک کی 25 مئی سے پہلے سکیمیں چلی گئی تھیں لیکن اس کے باوجود وہ فنڈز Lapse ہوئے اور اس Process کی وجہ سے اب اس کا ایک ہی Solution ہے کہ اس Process کو Short کیا جائے۔ صرف ڈی سی او تک ہمارا تعلق ہو، باقی لیٹران کے پاس گھومتا رہے اور ان کی Instruction کو Follow کرتے ہوئے ہم لوگ اپنی سکیمیں دیتے ہیں تو سر! اس پر وسجری کی میں سمجھتا ہوں قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے اور اس میں ایم پی ایز کو دفتروں کے اتنے زیادہ دھکے کھانے پڑتے ہیں کہ جس کی میں مثال نہیں پیش کر سکتا اور جو آپ کو یہاں پہ بعض Attendance کم نظر آئی ہے ایم پی ایز کی، ان کی بنیادی وجہ ہمارا تعمیر سرحد پروگرام ہوتا ہے۔ یہ اکثر ایک دوسرے سے ملاقات ڈی جی بلدیات کے دفتر میں کرتے ہیں۔ سارے اپنے مسئلوں کیلئے وہاں پہنچے ہوتے ہیں۔ نمبر 2 مسئلہ یہ ہے جی کہ اسمیں، جیسا کہ یہاں پہلے بھی DDAC کی بات کی تھی اور وہ اس وقت نہیں ہو سکا اور کمیٹی کے سپرد ہے، اسکی بے حد افادیت ہے اور ضرورت ہے۔ کئی سکیمیں ہماری Overlap ہوئی ہیں، ایم پی ایز، ایم این ایز کی آپس میں کوارڈینیشن نہیں ہے، ایم پی ایز، ایم این ایز کی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ساتھ کوارڈینیشن نہیں ہے۔ اسی جگہ ہم سکیم دیتے ہیں اور ادھر ہی ناظمین سکیم دے دیتے ہیں تو اس کو بحال

کیا جائے تو اس کے خاطر خواہ نتائج نکلیں گے، اس سے بھی آپ کا Process Speed up ہوگا اور یہ جو Overlapping کی وجہ سے Problems آتی ہیں جیسے میں نے ابھی ایک پرالیم کا ذکر کیا تو وہ مسئلے بھی وہیں پہ حل ہوں گے اور اس کے علاوہ جو انور کمال خان نے وہ لیٹر بتایا تھا جس میں نکات ہیں کہ کون کون سی چیزیں ہم شامل کر سکتے ہیں، میں سمجھتا ہوں جناب، اس میں کچھ چیزوں کی اور ایڈیشن کی سخت ضرورت ہے۔ چونکہ یہ پیسے عوام کی Development کیلئے ہیں، ان کے مسائل کے حل کیلئے ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جن علاقوں میں حجرہ نہیں ہے یا کمیونٹی ہال نہیں ہے، یہ شہروں میں زیادہ مسئلہ ہے، دیہاتوں میں اتنا مسئلہ نہیں ہوتا لیکن وہاں Congested آبادی والے علاقے ہیں، وہاں لوگوں کیلئے کمیونٹی ہال یا حجرہ، پہلے تو قبرستان کی بھی اجازت نہیں تھی، I am thank full to the Provincial Government کہ انہوں نے قبرستان کی اجازت دیدی۔ اب میری گزارش یہ ہے کہ حجرہ اور کمیونٹی ہال اور پلے گراؤنڈز کی بھی اجازت دی جائے، چونکہ بالکل یہ عوامی مسئلہ ہے، پلے گراؤنڈ کی اہمیت سے کس کو انکار ہے جناب، یا حجرہ کمیونٹی سنٹر کی اہمیت سے کس کو انکار ہے؟ تو آئندہ کیلئے اس کی بھی ہمیں اجازت دی جائے تاکہ ہم اپنی سکیموں میں اس کو شامل کریں اور آخری بات، آپ کی گھنٹی بج گئی، میں وہ ضرور کرونگا کہ ہمیں اس سال کیلئے یہ کہا گیا تھا اور ہم سارے بہت خوش تھے کہ ہمیں ایک ایک کروڑ روپے ملے گا اور پچاس لاکھ، منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، انہوں نے کہا تھا وہ پچھلا آپ کا پلس ہوگا تو ہوا یہ کہ وہ جون تک ملا نہیں اور ابھی جو ٹوٹل ایک کروڑ روپے کا وعدہ ہے، پچاس لاکھ جس میں سے چلے گئے اور پچاس لاکھ کی سیکنڈ، لیکن وہ ایک کروڑ پچاس لاکھ کا وعدہ تھا تو میری گزارش یہ ہے کہ آپ نے فلور پہ یہ Commitment کی تھی ہم سب سے اور اس سلسلے میں حکومتی اراکین ہم سے ملے ہیں اور وہ بھی بڑے ناراض ہیں کہ ہم نے اپنے حلقوں میں ڈیڑھ کروڑ کی سکیمیں اس حساب سے اناؤنس کر دی ہیں تو میری آپ سے جناب سپیکر، گزارش ہے کہ یہ معاملات ایسے ہیں کہ یہ انتہائی غور طلب ہیں اور اس حکومت کو ہدایت کی جائے کہ وہ تعمیر سرحد کے بارے میں جو کہ خالصتاً عوامی فلاح و بہبود کا پروگرام ہے اور تمام ایم پی ایز کیلئے ہے، اس کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کیا جائے تاکہ ہم جلد از جلد ان سکیموں پر کام کر سکیں اور ہمارے اتنے بڑے پروسیجر سے وہ پیسے ختم ہی ہو جاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں جتنا ٹائم

اسمیں لگتا ہے اتنے ٹائم میں تو کو لمبس نے امریکہ دریافت کر لیا تھا اور ہم تعمیر سرحد کے پیسے نہیں لے جاسکتے تو میری گزارش ہے کہ ہماری ان معروضات کو آئندہ کیلئے خاطر میں رکھا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ جی، حاجی جمشید خان صاحب۔

جناب جمشید خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، تاسو پہ تعمیر سرحد باندے مالہ د خبر و موقع راکرہ۔ جناب والا! دا تعمیر سرحد پروگرام چہ کوم دے، داد ممبرانو، دوئی وائی حکومت مونر۔ باندے ددے ڊیرزیات احسان جتاوئی چہ مونرہ دلته د ممبرانو سرہ مساوی سلوک کوؤ۔۔۔۔

جناب سپیکر: وضاحت ہوگئی، وہ کاشف اعظم صاحب نے وضاحت کرلی ہے۔

جناب جمشید خان: جناب والا! پہ دے کبن دا احسان خہ خبرہ خونشتہ، مونرہ ہم د خپلو حلقو نہ منتخب شوی یو نو کہ دا پیسے دلته دوئی مونر۔ لہ راکوی نو دا مرکز کبن ہم اپوزیشن تہ ملاویری، دا خہ داسے خبرہ نہ دہ اوبلہ د یو کروڑ روپو مونر۔ سرہ وعدہ شوی وہ چہ د هغے دا ٲول هاؤس گواہ دے، چہ ددے کال ڊپارہ 04-2003 ڊپارہ بہ تاسولہ یو یو کروڑ روپے درکوؤ، د هغے وعدے ایفا اونہ شوہ۔ جناب والا! خنگہ چہ زما نہ مخکبن ٲولو ممبرانو ددے پہ هغے تکالیفو او مشکلاتو باندے خبرہ اوکرہ چہ ددے بہ اول ڊی ڊی سی کیری ڊی ڊی سی نہ وروستو بیا دا لوکل گورنمنٲ تہ راشی ڊی جی تہ، بیا سیکرٲری تہ بیا منسٲر تہ بیا چیف منسٲر تہ بیا فنانس تہ، دایو دومرہ اوڊرڊ پروسیجر دے چہ زما پہ خیال تاسو خوترے بے غمہ یئی، مونرہ خوڅو پیرے ددے دفتر و چکر لگوؤ او زمونرہ کار پکبن نہ کیری۔ ددے خو آسانہ طریقہ دہ جی، چہ کلہ پیسے منظور شوے نو دا چیک ڊی سی او تہ ځی او پہ آسانہ باندے بہ هغه هلته کیری او دومرہ تکلیف بہ پکبن نہ وی۔ جناب والا، د 04-2003 ڊپارہ چہ کوم ممبرانو صاحبانو سکیمونہ ورکری وی، لسٲ ما کتلے دے، هلته هغوی دومرہ پی اینڊ ڊی والا زما پہ خیال پہ دفتر کبن ناست دی، هغوی تہ دا پتہ نہ لگی چہ هلته عوامو تہ خہ مشکلات دی؟ زما پہ یو سکیم باندے هغوی اعتراض کرے دے چہ Rehabilitation یا Water supply Improvement دسکیم تہ نہ شی کولے۔ جناب والا، یو سکیم شوے دے شل کالہ مخکبن، د هغے

Rehabilitation زہ نہ شم کولے۔ ہغہ نیمہ انچئی پائپ وو، اوس ئے زہ انچئی کولے نہ شم خکہ چہ ہلتہ آبادی سیوا شوے دہ۔ ہغوی تہ دا پتہ نہ لگی چہ دا Rehabilitation خہ شے دے اودا Improvement خہ شے دے؟ کم از کم دومرہ خو ورتہ اندازہ لگیدل پکار دی چہ دیو سکیم چہ کوم شل کالہ مخکبن شوے دے، دہغے Rehabilitation یا دہغے Improvement ضروری دے اودا کول غواپی نو ہغہ ئے ڈراپ کری دی۔ صاحبہ، مونر لہ دغسے ددے نہ Contingency کت کیبری، ہغہ دلته کت کیبری Contingency۔ زہ پہ دے حساب باندے پوہہ نہ یمہ چہ Contingency خو ہغہ خائے کبن کت کیدل پکار وو چہ کوم خائے کبن دا کار کیبری خکہ چہ د ہغوی پکبن خا مخا خہ Expenditure involve وی۔ اور سیئر بہ خی، سب انجینئر بہ خی یا انجینئر بہ خی بیا بہ ئے استیمیتونہ جو پیری، ہغہ دو پرسنت یا ایک پرسنت Contingency ترے کت شی نو ہغہ ترے دلته پاتے شی او ہغہ پاتے پیسے مونر تہ ہلتہ راوڑے شی۔ دا یو زیاتے دے۔ یو د Change of scheme خبرہ دہ، Change of scheme دا خو لازمی خبرہ دہ چہ زمونرہ خود پبنتنو معاشرہ دہ، ہر خائے کبن پکبن جھگرا راخی، پہ روڈ کبن ہم جھگرا راخی، پہ اوبو کبن ہم جھگرا راخی۔ د Change of scheme دومرہ اورد Procedure دے چہ ہغہ زما پہ خیال فنڈ بہ Lapse شی خو ہغہ پورہ کیبری نہ۔ زما دا درخواست دے چہ د Change of scheme دا مسئلہ د ہم آسانہ کری او دے کبن د ممبر لہ اختیار ورکری چہ کلہ Change of scheme ددہ ضرورت وی چہ ہغہ پی سی او پہ ہغہ خائے باندے کولے شی نو ڈیرہ مہربانی بہ وی۔ ڈیرہ مہربانی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ شاہ راز خان صاحب۔

جناب شاہ راز خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ زما گزارش پہ دے سلسلہ کبن دا دے چہ نن چہ دا کومو ممبرانو صاحبانو چہ خبرہ او کرہ چہ ددے دا پروسیجر ڈیر زیات Complicated دے او سادہ طریقہ ورلہ ہم دغہ پکار وہ خنگہ چہ د ممبرانو پہ تجاویز کبن راغلہ چہ متعلقہ پی سی او او ہلتہ پی پی سی ددے فائل اتھارتھی شی او کوم ممبران چہ د ہغوی سکیمونہ ورکوی، ممبر سکیم ورکری او پی پی سی نہ فائل شی او پکار دادہ چہ ہغوی فنڈ ریلیز

شی او کار وربانندی شروع شی۔ اوس هلته ہم ورباندمے دی پی سی او شی۔ دلته ہم
 په مختلف ډیپارٹمینټس کښن هغه کاغذونه گرخی او مونږه په هر دفتر کښن په یو یو
 خیز پسے گرخواو هیڅ قسمه هغه نه کیږی، نه د چاتسلی کیږی او نه کار ورباندمے
 روانیږی۔ بله خبره داده جی چه دلته په فلور باندمے وینا شوے وه، چه په دے کښن چه
 دایک لاکه روپو پورے کوم سکیمونه دی نو هغه به مونږ په پراجیکټ کمیټو باندمے
 کوو۔ بیا د پانچ لاکه روپو خبره هم راغله۔ اوس دهغه دپاره د پراجیکټ کمیټو چه
 کوم پروسیجر جوړ شوے دے نو هغه هم ډیر زیات پیچیده دے ځکه چه په هغه کښن
 وائی چه تاسو کوم پراجیکټ لیډر مقرر وئ نو هغه به Enlistment کوی، هغه به
 پروفیشنل تهیکدار هلته کښن Declare شی۔ بله داده چه هغه به هلته کښن Earnest
 Money داخلوی۔ هغه لکه فرض کړه که د پنځوس زرو روپو یاد یولاکه روپو
 سکیم دے نو په هغه باندمے به هغه پنځه زره، شپږ زره روپئ داخلوی او هغه به
 Non-Refundable وی نو یا خو به پراجیکټ کمیټی دغه پیسے پریردی، ددے نه به
 لاس وینځی او یا به هغه متعلقه ایس دی او، ایکسټن ته وائی چه بهنی دا ته په دی
 کښن ایډجسټ کړه نو چه هغه لکه روپو پیسے په زرو روپو پسے، د کرپشن یوه
 لاره په کښن هم کهلاؤ شوے ده نو زما گزارش دادے چه په دے کښن دغه کومه
 Earnest money ده چه دا هغوی Refundable Declare کړی چه دا
 Refundable وی۔ ددے دپاره وائی چه درے میاشته پس به ورته بل
 ملاویږی، آټه فیصد په دے کښن کټوتی کیږی نو دا ټول داسے طریقے دی چه هغه د
 هغه بیورو کریسی هغه Delaying tactics او هغه کرپشن طرف ته، کمیشن طرف ته،
 رشوت طرف ته یوه لاره هم په دے کښن ډیره لویه کهولاؤ شوے ده نو زما گزارش
 دادے Over hauling داوشی چه دے باندمے یاد اسمبلئ یوه کمیټی جوړه شی یا د
 گورنمنټ په سطح باندمے دیوه کمیټی جوړه شی چه ددے دپاره داسے انتظام
 اوشی چه یو خو معامله Simplify شی، بله داده چه کوم دپراجیکټ کمیټو خبره ده
 چه هغه ساده خبره وی چه ممبران ورله کاغذ ورکړی چه بهنی دا پراجیکټ کول
 غواړی او هغه دپاره هغه، بنه بله دا وائی چه په کومه محله کښن جوړیږی نو هم د
 هغه محله سرے به وی نو یو خود پنځوس زره روپو دپاره به یو تهیکه دار وی او
 پنځوس لکه روپئ دی نو ددے دپاره به بیل تهیکه دار وی نو په دے کښن زما

گزارش دے چہ پہ دے باندے ، منسٹر صاحب ہم دلته کین ناست دے د بلدیاتو چہ دے باندے دوئی سوچ او کپری او ددے دا طریقہ د آسانہ شی او د کرپشن او کمیشن دا سلسلہ پکین ختمہ شی۔

جناب سپیکر: رفعت اکبر سواتی صاحبہ۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: Thank you, Mr Speaker Sir تعمیر سرحد پروگرام پر اب تک جتنی بھی ہم نے جناب والا، گفتگو سنی ہے، جس میں بہت سے گلے بھی ہیں، شکوے بھی ہیں اور بہت سی شکایات بھی ہیں، جس سے میں محسوس کر رہی ہوں کہ اگر واقعی اس طرح یہ سلسلہ چل رہا ہے تو اس سے ایک بڑی Restlessness کی فضا ممبرز میں قائم ہو رہی ہے اور ایک بات ہے کہ جب ممبرز اپنے آپ کو Secure نہ محسوس کریں تو اس کا مطلب ہے کہ Institution میں کچھ غلطی ہے یا اس سسٹم میں کوئی غلطی ہے تو جناب والا، میرے پاس شکایات تو کچھ بھی نہیں ہیں کیونکہ اتنی ڈیٹیل میں وہ باتیں آچکی ہیں کہ میرے خیال میں ان کو دہرانا بھی مناسب نہیں ہے تو میری گزارش یہ کہ ---

جناب سپیکر: جی، جی، جی۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! میری کچھ گزارشات ہیں اور میں یہ جانتی ہوں کہ ---

جناب سپیکر: جو Minister concerned ہیں، وہ Notes لے رہے ہیں، بہت Seriously جی وہ Notes لے رہے ہیں۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جی، میں دیکھ رہی ہوں بالکل۔

جناب سپیکر: ہاں، ہاں، Concerned Minister۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: بالکل Latest طریقے سے وہ لے رہے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! وہ تو اردو سمجھتے ہیں پھر وہ ہیڈ فون کیوں لگا رہے ہیں، ٹرانسلیشن تو ہو چکا ہے (تھتھے) اس کی کیا ضرورت ہے؟ (تالیاں)

محترمہ رفعت اکبر سواتی: اصل میں اردو، اردو میں بھی فرق ہے۔ میرا تلفظ کچھ اتنا ٹھیک نہیں ہے تو اس کو درست کر رہے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: اردو کا تو اردو میں ترجمہ نہیں ہوتا جناب سپیکر، اردو کا تو پشتو میں ترجمہ ہوتا ہے۔ وہ اردو

سن رہے ہیں، منسٹر صاحب اردو سمجھ رہے ہیں۔ (تہقہبے)

شہزادہ محمد گستاخ خان: انہیں عادت ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ پلیز Interruption نہ کریں۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جی سر! اگر آپ کی اجازت ہو تو میں دوبارہ شروع کر دوں؟ جناب والا، فنڈز کی بات،

سراتنا شور ہے کہ بات کوئی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ ڈاکٹر ذاکر شاہ صاحب، آرڈر پلیز، جی۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جہاں تک فنڈز کی بات ہو رہی تھی تو میری گزارش یہ ہے کہ فنڈز کی ڈسٹری بیوشن

جس طرح سے ہو رہی ہے، ٹھیک ایک یہ سلسلہ چل رہا ہے لیکن اس میں میری ایک چھوٹی سی ناقص رائے یہ

بھی ہے کہ جیسے محکموں میں ریگولٹری اتھارٹی ہوتی ہے، ہماری یہاں پر ممبرز کی ایک ریگولٹری کمیٹی ہو سکتی

ہے۔ جب ہم اس فنڈ کو Distribute کرتے ہیں تو ہم ہی میں سے ایم پی ایز جو یہاں موجود ہیں اور منسٹرز

صاحبان جو موجود ہیں، اس کمیٹی کو Constitute کر سکتے ہیں۔ میں پی اینڈ ڈی کمیٹی کی بات نہیں کر رہی

ہوں، شاید سراج الحق صاحب اس پر تھوڑا سا مسکرا بھی گئے ہیں مسکا بھی رہے ہیں۔ اس طرف میرا اشارہ بالکل

نہیں ہے۔ میں کہہ نہیں سکتی کہ ہنس رہے ہیں کیونکہ * + + + + + توجی ہاں، تو جناب والا، میری

گزارش یہ ہے کہ اگر یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Expunged، یہ الفاظ حذف کرتا ہوں۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: گر اس کمیٹی کا، اگر قیام میں یہ کمیٹی آجائے جس کو Definitely سینئر منسٹر

صاحب ہیڈ کر سکتے ہیں لیکن بات یہ ہے کہ اس کو ہم تھوڑا سا Systematize کر سکتے ہیں۔ اگر ہمارے پاس

ایک کام کا انفرا سٹرکچر موجود ہے اور اس کا سسٹم ٹھیک نہیں چل رہا تو ہمیں تھوڑا سا اس سسٹم کو ٹھیک کرنا پڑے گا۔

میں صرف ایک رائے دے رہی ہوں سر، I am not criticizing۔

جناب سپیکر: تجویز ہے، تجویز ہے۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: It is just a tajviz اور اس میں Definitely as I said کہ پارلیمنٹری لیڈرز جو ہمارے ہیں، وہ بھی ہو سکتے ہیں، منسٹرز بھی ہو سکتے ہیں اور ممبرز بھی ہو سکتے ہیں تو وہاں پر تھوڑی سی Transparency کام میں آجاتی ہے اور سر فنڈز کی جو Allocation ہے، وہ دو بڑے Defined Basis پر ہونی چاہیے۔ ابھی بہت سے لوگوں کو اعتراض ہے، بہت سے ممبرز کو اعتراض ہے کہ فنڈز کی Distribution میں Transparency نہیں ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ اگر فنڈز کو دو Basis پر لایا جائے، ایک تو آپ اس کو پاپولیشن پر لے آئیں اور دوسرا Equality کے Base پر لے آئیں، جس میں Poverty کو ملحوظ نظر رکھنا چاہیے کہ کونسا ایریا سب سے زیادہ Poverty struken ہے اور Backward ہے اور اس میں جو سب سے اہم رول ہے وہ یہی کمیٹی ادا کر سکتی ہے۔ سر، چوبیس جو ہمارے

یہاں ضلعے ہیں، ان میں Equality ہوتی نہیں ہے۔ ممبران کے Restlessness کا جو Attitude ہے، میرے خیال میں That is an indicator، ایک Eyeopener بھی ٹریڈری پنچز کو مل رہا ہے کہ اگر وہ چاہتے ہیں اپنی Workability کو ٹھیک کرنا تو تھوڑی سی ایسی باتیں، ایسی سفارشات جو ہماری طرف سے آرہی ہیں، ان کو بھی زیر غور لے آئیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا اور اس کے ساتھ میں جناب والا، یہ بھی

_____ *حذف بحکم سپیکر: + + + + +

گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ آپ کو یاد ہوگا جب آل پاکستان ایک یونٹ تھا تو ویسٹ پاکستان میں Already ایک Pre-tested طریقہ ہمارے پاس تھا اور اس کا ایک Manual تھا، میں چاہتی ہوں اگر میری یہ گزارش سنی جائے، آپ اگر اس مینول کو دوبارہ سے پڑھیں یا اسکو Revise کریں، Revive کریں اس مینول کو تو اس میں بہت ساری Transparencies ہیں اور جو شکایات ہیں، ان کا جو پینڈورا بکس ہے شکایتوں کا، وہ کافی حد تک بند ہو جائے گا اور میں سمجھتی ہوں کہ فنڈز کی Distribution اس مینول میں جس طریقے سے دی گئی تھی، وہ اتنی اچھی اور Transparent ہے کہ بعض اوقات پرانے Pre-tested سسٹم آج کے دور میں بھی ہمارے کام آسکتے ہیں اور یہ بھی میں ساتھ بتاتی چلوں کہ وہ مینول اتنا Important ہے اور اس کی اتنی Legal credibility ہے کہ اس کو Defy کرنا Congnizable offence ہو سکتا ہے تو میرا نہیں

خیال کہ کوئی اتنی جرات کرے گا اور ساتھ میری ایک گزارش یہ بھی ہے، میں پھر شکایت نہیں کر رہی ہوں، نہ تنقید کر رہی ہوں کہ چیف منسٹر کے پاس ایک Discretionary Power ہے جو آپ نے انہیں دے دیا ہوا ہے کہ وہ فنڈز کی Distribution جو ان کی Discretion میں ہے، وہ اپنی مرضی سے کر سکتے ہیں۔ جناب والا! نہ صوبے کی صحت پر اس سے اچھا اثر پڑتا ہے اور نہ لوگوں پر پڑتا ہے۔ یہاں پر ہمیں اس امر پر غور کرنا ہے کہ اگر اس صوبے کو ہم نے چلانا ہے اور Systematically ہم نے کوئی کام کرنا ہے تو بہت Give and take سے چلنا پڑے گا۔ بہت عفو و درگزر سے ہمیں چلنا پڑے گا کیونکہ یہ جو ہر چیز پر Confrontation کرتے چلے جا رہے ہیں تو یہ Healthy attitude نہ ہمارا ہے اور نہ صوبے کے سسٹم پر اس Healthy attitude کی کوئی Reflection آ رہی ہے تو میری دو تین ایسی گزارشات تھیں کہ پلیز، باقی لوگوں کو بھی Deprivation کا شکار نہ ہونے دیں Restlessness نہ Create ہو اور یہ جو سب سے بڑی بات ہے، ایک Atmosphere of vendetta اور Vindictiveness جو آ گیا ہے اس کو ختم کرنا چاہیے کیونکہ خدا را میری آپ سے درخواست ہے بار بار کہ اس صوبے کو چلانا ہے اور ایک اچھے اور احسن طریقے سے چلانے کیلئے یہ Confrontation کا Attitude ہمیں چھوڑنا پڑیگا، Vindictiveness ہمیں چھوڑنی پڑیگی، Vendetta ہمیں چھوڑنا پڑے گا جس کیلئے چیف منسٹر صاحب کو بھی کچھ قربانیاں دینا پڑیں گی، ان کو بھی دیکھنا پڑیگا کہ ان فنڈز کی Allocation میں کم از کم اور تو چھوڑیں ہم خواتین ہیں، ہم نے ان سے شروع میں بہت ساری گزارشات کیں تھیں کہ جناب، جو خواتین Elect ہو کر نہیں آئی ہیں، Electoral college کے Through آئی ہیں، ان کیلئے کم از کم آپ کچھ ان کے سیکٹرز میں فنڈز مخصوص کر دیں۔ جس میں میرے خیال میں آپکی سائیڈ کی خواتین بھی Agree کر رہی ہیں اور ہماری سائیڈ کی بھی Agree کر رہی ہیں تو میری سینئر منسٹر صاحب سے بھی یہی گزارش ہے کہ برائے مہربانی وہ جو وعدے آپ نے کئے تھے ان کو ذرا پورا کریں کیونکہ وعدہ وہی ہوتا ہے جو نبھایا جائے۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: نوابزادہ طاہر بن یامین صاحب، نوابزادہ طاہر بن یامین صاحب۔

جناب طاہر بن یامین: شکریہ، جناب سپیکر۔ تعمیر سرحد کے بارے میں تو کافی بحث ہو گئی ہے جناب سپیکر، لیکن میری کچھ گزارشات ہیں اس بارے میں اور وہ یہ ہیں کہ ہمارے حلقوں میں تعمیر سرحد پروگرام کیلئے جو ہمیں

فنڈز کی Allocation ہوئی ہے تو اسی کے مطابق ہم وہاں کے جو چھوٹے چھوٹے مسائل ہیں، وہ ہم حل کرتے ہیں تو اس میں جہاں تک ایک ممبر، ایک ایم پی اے کی جو ڈیوٹی ہے تو وہ اپنے پراجیکٹس یا Estimates ڈی۔ ڈی۔ سی کے چیئرمین کے حوالے کر دیتا ہے جو کہ آجکل ڈی سی او صاحب ہیں تو ہماری ڈیوٹی اتنی تک ہے اور وہ بات سارے ایم پی ایز کی ریکارڈ پر ہے کہ ہم نے تو تقریباً چھ چھ، سات سات مہینے پہلے وہ پراجیکٹس Submit کر دیئے ہیں۔ آگے تو صوبائی حکومت کی ڈیوٹی ہے کہ وہ ہمارے یہ پراجیکٹس Sanction کر کے ہمیں بھیجوائے جس کیلئے آسان طریقہ کار جو میرے ذہن میں آتا ہے، وہ یہ ہے کہ ڈی ڈی سی کمیٹی اگر ایک Approval دے دے تو وہ بھی گورنمنٹ کا ادارہ ہے اور وہ بھی گورنمنٹ کی طرف سے ہمارے لئے منتخب ہوا ہے، وہ ڈی سی او صاحب جو ہیں تو ان کی Sanction بھی کافی ہے کہ اس کے مطابق لوکل گورنمنٹ فنانس ڈیپارٹمنٹ کو کہہ دے کہ وہ ہمیں Letter of advice کے ذریعے اپنا فنڈ ڈی سی او کی طرف بھیج دے اور ہمارے وہاں کام بہت جلدی ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ ایک Lengthy procedure بن گیا ہے جی۔ جیسا کہ پہلے بھی ہمارے دوستوں نے یہاں کہا ہے کہ Developmental Schemes اگر آپ کی صوبائی اسمبلی کی طرف سے کچھ ہو رہی ہیں تو صرف اور صرف یہ تعمیر سرحد کی مد میں ہو سکتی ہیں اور تونہ کوئی ایسے فنڈز ہیں اور نہ ہمارے اضلاع میں کچھ ہو رہا ہے۔ 1989-90 کی، جو پہلے بھی یہ بات ہو گئی ہے کہ اے ڈی پی میں ایم پی ایز کا جو اس وقت کا فنڈ تھا، اس کا 20%، Developmental side پر لگاتے تھے۔ آج ہم بارہ تیرہ سال بعد آگے جانے کی بجائے پیچھے جا رہے ہیں جو ٹوٹل Four percent ہم Utilize کر رہے ہیں تو کم از کم آپ یہ بھی دیکھیں Developmental side پہ جس سے ڈائریکٹ Masses پہ اثر ہوتا ہے، ہمارے علاقے کی ترقی جس پہ Depend کرتی ہے، کم از کم وہ سائڈ اور زیادہ بڑھانی چاہیے کہ ہم Twenty percent سے Four percent پر Lag Behind کر رہے ہیں جناب۔ ایک اور تجویز جو میرے ذہن میں ہے کہ Letter of advice جو کہ ہمارے فنانس ڈیپارٹمنٹ، اب Sanctions بھی ہو گئی ہیں جی، Sanction شدہ ہمارے جو پراجیکٹس ہیں، وہ چلے گئے ہیں ڈی سی او کے پاس۔ اس کے بعد وہ کہہ رہے ہیں کہ نہیں جی، فنانس ڈیپارٹمنٹ نے کہا ہے کہ مہینہ ڈیڑھ مہینہ اور بھی لگے گا ان Sanction شدہ فنڈز دینے میں۔ یہ کل کی بات ہے، کل میں گیا ہوں تو انہوں نے کہا کہ ان Sanction شدہ سکیمز کیلئے آپ کو

ڈیڑھ مہینہ اور انتظار کرنا پڑیگا، یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ نے کہا ہے تو جناب، دو ڈھائی، تین مہینے رہ گئے ہیں سال ختم ہونے میں، تو کم از کم ہمیں یہ Surety ملنی چاہیے، جیسے پچھلی دفعہ فلور آف دی ہاؤس پہ ہمارے منسٹر صاحب نے یہ وعدہ کیا تھا کہ یہ پیسے Lapse نہیں ہونگے لیکن وہ Lapse ہو گئے۔ یہ ایک اور Surety ہمیں دے دیں آج پھر فلور آف دی ہاؤس پہ کہ یہ جو ایم پی اے والے فنڈز ہیں، یہ Lapseable نہیں ہیں، یہ Lapse نہیں ہونگے تو ہماری بڑی دادرسی ہوگی۔ شکر یہ۔

جناب سپیکر: Thank you، جناب خلیل عباس خان صاحب۔

جناب خلیل عباس خان: شکر یہ، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: مختصر۔

جناب خلیل عباس خان: مختصر جی، پہ دے باندے خو جی پہ ہرہ زاویہ باندے خبرے او شوے جی، زما صرف یو گذارش دے، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: پلیز۔

جناب خلیل عباس خان: ماخو وئیل یو زاویہ دہ، گذارش کوم جی۔۔۔ (تہنہ)

جناب سپیکر: جی، جی، جی۔

جناب خلیل عباس خان: زما جی دا گذارش دے پہ دے حوالہ باندے چہ زمونبرہ د ہر ایم پی اے دا کوشش وی چہ مونبرہ دا فنڈ پہ بنہ طریقہ باندے استعمال کرو او زیات نہ زیات خلقو تہ چہ ددے نہ فائدہ اورسی خو کہ زمونبرہ د تہ لو ایم پی اے گانو سکیمونہ او گورئی، کہ زما یا د بل نو ہغے کبن مونبرہ چرتہ پکبن کوخہ پخوؤ، چرتہ پکبن نالی جو روؤ، دغہ ہر کلی تہ مونبرہ لکھ یا دوہ، دوہ لکھہ روپی او داسے لبر تقسیم کوؤ جی۔ زما دا تجویز دے جی، چہ پہ دے تعمیر سرحد کبن مونبرہ تہ د دا اجازت راکرے شی کہ مونبرہ پرے د ستیدیم د پارہ یا گراؤنڈ د پارہ زمکہ اغستل غوارو چہ مونبرہ ہغہ واخلو خکہ سپیکر صاحب، زما حلق۔ دہ او ہغہ پہ Length کبن خہ آسی کلومیٹر دہ، Eighty Km زما صوبائی حلقہ اوردہ دہ جی،

هغه ایف آر کوہاٹ او کوہاٹ ضلعے سرہ لگی او پہ دے اتیا کلومیٹرو کبڻ یو
ستیڊیم زما پہ حلقہ کبڻ نشته۔

جناب سپیکر: آرمی والا پکبڻ ہم نشته؟

جناب خلیل عباس خان: جی؟

جناب سپیکر: آرمی سٹیڊیم پکبڻ نشته؟

جناب خلیل عباس خان: نہ جی نشته پکبڻ، کہ د آرمی وی ہم نو آرمی مونبرہ نزدے نہ
پریردی جی۔ یو سٹیڊیم ہم پکبڻ نشته، نہ د آرمی، نہ د سول، نہ چرتہ پہ سکول
کبڻ، نہ چرتہ پہ کالج کبڻ نو زما دا گزارش دے، دے منسٹر صاحب تہ ہم او
حکومت تہ ہم چہ پہ کومہ طریقہ هغوی Purchase کوی، پہ هغے باندمے زما هیخ
اعتراض نشته کہ کمیٹی ورتہ جوړوی یا چہ پہ کومہ شفافہ طریقہ ئے
Purchase کوی، هغه د هغوی طریقہ کار ورتہ جوړ کړی خودا اجازت د دے فنډ
نہ ورکړے شی کہ مونبرہ Play ground او سٹیڊیم د پارہ زمکہ اغستل غواړو چہ
هغه مونبرہ واخلو ځکه جی، چہ پہ یو کلی کبڻ، زما کلے د شپیتو زرو آبادی کلے
دے، هلته گراؤنډ نشته دے نو کہ هلته گراؤنډ جوړ شی نو زمونبرہ ماشومان، نوکری
مونبرہ نہ شو ورکولے، نور ورتہ مونبرہ څہ نہ شو کولے خو کم از کم دے چرسونو
ځکلونه، دے جوارو نہ خوئے مونبرہ بیچ کولے شو کنه جی۔ یوہ موقع ورتہ ورکولے
شو چہ هغوی خپل مازیگر یا فارغ وخت پکبڻ تیروی او لوبے پکبڻ کوی۔ یو
صحت منده Activity دے جی او زمونبرہ دا راتلونکے نسل، دا خو ورځ تر ورځہ بے
روزگاری زیاتیری خو کم از کم د یو صحت منده Activity طرف تہ هغوی مونبرہ
راغبہ کولے شو جی۔

جناب سپیکر: مولانا مفتی حسین احمد صاحب۔

مفتی حسین احمد: بسم الله الرحمن الرحيم - والصلوة والسلام علی سیدالهادی و علی آلہ و صحابہ
اجمعین۔ محترم سپیکر صاحب! اس موضوع پر کافی ساتھیوں نے گفتگو کی لیکن یہ جو سسٹم ہے، واقعاً بہت
مشکل ہے جیسا کہ عبدالاکبر خان صاحب، بشیر بلور صاحب اور انور کمال صاحب نے تو یہ بھی کہا کہ سارے

ساتھیوں کا کلیجہ اس سسٹم سے منہ کو آرہا ہے لیکن کوئی کہہ سکتا ہے، کوئی نہیں سکتا۔ ہم بھی اسی کے شکار ہیں، جیسا کہ اقبال مرحوم فرماتے ہیں کہ

ساز خاموش ہیں فریاد سے مامور ہیں ہم نالہ آتا ہے اگر لب پہ تو مجبور ہیں ہم
(نعرہ ہائے تحسین، تالیاں)

وہ تو آہستہ آہستہ آگے آگے ہم چلیں گے انشاء اللہ و تعالیٰ، ابھی اس پر گزارہ کریں۔
جناب سپیکر: ابھی تو جمود ٹوٹا ہے۔

مولانا مفتی حسین احمد: ابھی تو جمود ٹوٹا ہے تو یہ سلسلہ ایسا ہے کہ اس میں بہت ساری مشکلات ہیں۔ اس سسٹم پر تو بحث ہو گئی ہے لیکن اس سے آگے پھر ٹھیکیداری کا نظام شروع ہو جاتا ہے۔ اس میں بھی بہت ساری خامیاں ہیں اور ممبران اسمبلی کیلئے درد سر بنا ہوا ہے کہ لوگ آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ٹھیکیدار صحیح کام نہیں کرتا۔ ٹھیکیدار آکر کہتا ہے کہ میں نے اتنا سا کام کر لیا ہے، اس بل پر دستخط کر دیں تو ایک ہنگامہ ہے اور ایک مصیبت میں مبتلا ہیں۔ بشیر بلور صاحب نے کل اسلام کی بات کی، اس پر ہمارے منسٹر صاحب برہم ہو گئے تو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ اسلام ایک آفاقی نظام ہے، عالمگیر نظام ہے تو اس تعمیر سرحد کے حوالے سے بھی اسلام میں کچھ ہدایات ہونگی۔ (تالیاں) اور انہی ہدایات کو سامنے رکھ کر ہمیں چلنا پڑیگا۔ اسلام میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے "یرید اللہ بکم الیسرا ولا یرید بکم العسری" قرآن مجید میں جگہ جگہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی مخلوق کے ساتھ سختی کا معاملہ نہیں کرنا چاہتا، ان کو مشکلات میں نہیں پھنسانا چاہتا، ان کیلئے آسانیاں اور سہل طریقے تجویز فرماتے رہتے ہیں تو ہمیں ان آسان طریقوں کو اختیار کرنا ضروری ہے۔ اس طریقے سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ "یسیر و ولا تیسرو" کہ تم لوگوں کیلئے آسانیاں پیدا کرتے رہو، ان کو مشکلات میں، مسائل میں مت پھنساتے رہو تو یہ اسلامی ہدایات ہیں جس پر ہمیں عمل کرنا ضروری ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے، منسٹر صاحب کو "خفگان" کہ شاید یہ ایم ایم اے کے ٹکٹ پر نہیں آئے ہوں تو ان کا الزام صحیح نہ ہو لیکن بہر حال جب اس میں آگیا ہے تو اب اسلامی اصولوں کو سامنے رکھ کر ان کو چلنا پڑیگا اور اس میں آسانی کے راستے تلاش کرنا پڑینگے تاکہ اس طریقے سے سسٹم کو چلائیں۔ دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں، اگر میں یہ نہ کہوں تو جیسے حدیث شریف میں آتا ہے

کہ "اساقط عن الحق شیطان الاحرص" کہ حق سے خاموش رہنے والا آدمی گونگا شیطان ہے (تالیاں) وہ یہ ہے کہ حضرت انسؓ کا ارشاد ہے "عن انسؓ قال کلم خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ولم یقول، لا ایمان لمن لا امانت له ولا دین لمن لا عہد له" کہ اس آدمی کا ایمان ہی نہیں ہے جو امانت کی صحیح طریقے سے پاسداری نہ کرے اور اس آدمی کا دین سے کوئی واسطہ نہیں جو اپنے وعدوں کو پورا نہ کرے (تالیاں) اب یہ ہے کہ (تالیاں) یہ اسمبلی اس بات-----

مولانا محمد مجاہد خان الحسین: کاش یہ باتیں آپ حق کیلئے کرتے، مخالفت کیلئے نہ کرتے تو ہم آپ کو داد دیتے (تالیاں) اگر حق کیلئے کرتے (شور) حق کیلئے نہیں کرتے ہیں، یہ صرف مخالفت کیلئے کر رہے ہیں۔

(قطع کلامیاں)

مولانا مفتی حسین احمد: آپ مجھے بولنے دیں جی۔ (شور) آپ مجھے بولنے دیں جی، بشیر بلور صاحب۔

جناب سپیکر: جی جی، مولانا مفتی حسین احمد صاحب، آپ جاری رکھیں۔

مولانا مفتی حسین احمد: جناب والا!-----

جناب سپیکر: لیکن مختصر کریں، اور بھی مقررین ہیں۔ (شور)

آوازیں: جاری رکھیں، جاری رکھیں۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: پلیز، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

مولانا مفتی حسین احمد: جناب عالی! یہاں فلور پر یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ یہ آدھا سال ہے، اس کے پچاس لاکھ

روپے ہمیں فنڈ ملے گا۔ پھر کہا کہ اسی سال کیلئے ایک کروڑ ہوگا۔ وعدہ کیا گیا تھا (تالیاں) اب اگر اس وعدے

کو پورا نہیں کیا گیا تو یہ وعدے کی خلاف ورزی ہے، اس کو پورا کرنا پڑیگا۔

جناب سپیکر: جی۔

مولانا مفتی حسین احمد: اس طریقے سے سسٹم کے بارے میں لوگ تنگ آگئے ہیں کہ اب کیا کریں؟ (تالیاں)

وہ کسی کا کہنا ہے کہ:

ہمد کی قسم ہمد کے لئے ہمد بھی گیا ہمد نہ ملا

زخم کھاتے تھے مرہم کیلئے مرہم بھی گیا مرہم نہ ملا
(تالیاں)

والسلام۔

جناب سپیکر: Thank you. قاری عبداللہ بنگش صاحب، قاری عبداللہ بنگش صاحب۔
(شور) پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

قاری محمد عبداللہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔۔۔۔۔

جناب کاشف اعظم: جناب سپیکر صاحب! مونبر کبن خود دومرہ حوصلہ شتہ چہ حق
اووایو او حق واورو۔ دا نور خلق د خان کبن دومرہ حوصلہ، نہ ور کبن چرے وہ او
نہ بہ چرے راشی۔ مونبر د حق۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی پلیز۔

جناب کاشف اعظم: حق یو او حق اوریدے ہم شو او حق وئیلے ہم شو کہ ہغہ زمونبر خپل
حکومت ہم وی۔ مونبر پرے شرمیبرو نہ خودے خلقو کبن (شور) ہم دا حوصلہ
پکار دہ۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: قاری عبداللہ بنگش صاحب، پلیز مختصر کریں، مختصر۔

قاری محمد عبداللہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

(نعرہ ہائے تحسین، تالیاں)

شکریہ، جناب سپیکر۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے، اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ "ولا تجادلوا
بالتی ہی احسن" کہ تم آپس کے جھگڑوں کو احسن طریقے سے نمٹایا کرو۔ شور مت مچایا کریں۔ قرآن کریم کا
ارشاد ہے (شور) قرآن کریم میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں "اعدلو ہو اقرب للتقویٰ" تم عدل کرو
کہ یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے، تم عدل کرو کہ یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ جناب والا! ہو سکتا ہے کہ
ہمیں عنقریب یہ کہا جاوے کہ اب آپ کی اپنی حکومت ہے لہذا آپ پارلیمانی پارٹی میں اپنی گزارشات سامنے

رکھیں لیکن آپ کو پتہ ہے کہ مرکز اور لوکل گورنمنٹ کی برکات کی وجہ سے ہماری حکومت تقریباً سراسر حکمت کی بھیونٹ چڑھ چکی ہے اور ہم حکمت کا سہارا لینے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ دوسری طرف یہ کہا جاتا ہے کہ اصل چیز نظام ہے۔ ہمارے عنایت اللہ صاحب، وزیر صحت نے ٹل میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا مقصد یہ مسائل حل کرنا نہیں ہے، ہمارا مقصد نظام لانا ہے تو میں ریکارڈ پر لانے کیلئے یہ عرض کرونگا کہ تعلیم کی سہولت عوام کو مہیا کرنا، اس طریقے سے ان کو پینے کیلئے پانی مہیا کرنا، چلنے کیلئے راستے اور روڈز درست کرنا، یہ عین اسلامی کام ہیں اور یہ اسلامی نظام سے خارج نہیں ہیں۔ تعمیر سرحد کے حوالے سے میں گزارش کرونگا کہ جناب سپیکر، اس میں تقریباً ہم نے کوشش کی ہے کہ تمام تر اس قسم کے چھوٹے چھوٹے مسائل سامنے آجائیں لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ پچھلے سال جو تعمیر سرحد کا پروگرام شروع تھا، اس میں میری تقریباً تین سکیمیں ڈراپ ہو چکی ہیں اور جب میں نے پوچھا ایکسیشن صاحب سے تو انہوں نے پلاننگ آفیسر کو ذمہ دار قرار دیا۔ پلاننگ آفیسر صاحب سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ متعلقہ ایس ڈی او نے Estimate وقت پہ نہیں پہنچایا۔ اب اس سے باز پرس کون کرے؟ ہماری حکومت ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ ہماری حکومت ہے۔ جناب سپیکر! اس کے علاوہ ایک طرف تو تعمیر سرحد کا فنڈ اس قدر کم ہے کہ اس سے صحیح معنوں میں اگر کوئی ایک دو منصوبے مکمل کرنا چاہے تو نہیں ہو سکیں گے تو دوسری طرف مسئلہ درپیش ہے کہ اس میں جگہ جگہ کمیشن کا سلسلہ جاری ہے۔ بعض محکمے %12 کمیشن لیتے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ %18، %17 اور %14، تو جب ہم کسی سکیم کیلئے پانچ لاکھ روپے مقرر کرتے ہیں اور ہم پوچھتے ہیں کہ جو اصل راس المال ہے اس منصوبے کیلئے جو اس پر خرچ ہوگا، وہ کتنا ہے تو کہتے ہیں کہ تقریباً اس میں سے اسی ہزار روپے کی کٹوتی ہوگی۔ اب اس فنڈ میں، اگر خواہ مخواہ اپنی بیورو کریسی کو خوش کرنا ہے تو پھر فنڈ میں اضافہ کیا جائے اور اگر فنڈ میں اضافہ نہیں ہونا ہے تو اس کیلئے کوئی ایسا طریقہ کار، کوئی ایسا آسان پروسیجر نکالیں کہ وہ کم از کم دیانتداری سے، صحیح طریقے سے اور عوام الناس کے منصوبہ جات پر صحیح صحیح، ٹھیک ٹھیک خرچ ہو۔ ہم اور کچھ نہیں کہیں گے، صرف یہ کہیں گے کہ ضلع ہنگو ایک بد قسمت ضلع ہے کہ جس کی اے ڈی پی سکیمیں بھی ساری کی ساری ڈراپ ہو گئی ہیں اور اس کے علاوہ اس میں جو تعمیر سرحد کا پروگرام ہے وہ بھی اس طرح کا ہے کہ اس میں بھی کئی سکیمیں ڈراپ ہو گئی ہیں۔ اب ہم کیا کریں گے؟ کدھر جائیں گے؟ ہم نے بھی لوگوں کو جواب دینا ہے۔ ہم اپنے

محترم وزیر اعلیٰ صاحب سے یہی کہیں گے کہ "گل پھینکنے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی" ڈسٹرکٹ ہنگو کے عوام اور ٹل کے عوام کی طرف سے یہ پیغام ریکارڈ پر آنا چاہیے کہ:
 گل پھینکنے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی اے ابر کرم بحر سہا کچھ تو ہنگو کی طرف بھی
 اے ابر کرم بحر سہا کچھ تو ادھر بھی
 شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Thank you.

مولانا محمد مجاہد خان الحسین: میری درخواست ہے کہ اس بد قسمت ہنگو کے ساتھ بد قسمت نوشہرہ بھی ملا لیا جائے۔ (تہقہ، تالیاں)
 جناب سپیکر: غزالہ حبیب صاحبہ۔

الحاجیہ غزالہ حبیب: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سر! میں صرف یہی کہنا چاہتی ہوں کہ جیسا کہ تمام ہمارے معزز ممبران نے کہا کہ تعمیر سرحد پروگرام انتہائی Lengthy اور Difficult process سے گذرتا ہے تو جیسے عبد الاکبر خان صاحب نے کہا کہ At least نو مہینے لیتا ہے۔ When it prevails تو پلیز آپ اس کو Seriously لے کر اس کو Consider کریں اور اس کو آسان بنانے کیلئے کوئی Step لیں۔ اس کے علاوہ جیسے دوسرے ممبر نے بھی کہا کہ On the floor ہم سے وعدہ ہوا تھا ایک کروڑ روپے کا تو ایک اسلامی گورنمنٹ سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ وعدہ خلافی کرے گی۔ ان سے گزارش ہے کہ یہ ہمیں ایک کروڑ کی سکیمیں دیں۔

Mr. Speaker: Thank you.

الحاجیہ غزالہ حبیب: دوسرا یہ ہے کہ ہمارے مانسہرہ میں تقریباً ڈھائی مہینے سے زیادہ کا عرصہ ہو گیا ہے کہ میں نے اپنی سکیمیں دی ہیں لیکن ابھی تک ڈی ڈی سی کی میٹنگ نہیں ہوئی ہے تو یہ Process خود لمبا کرتے ہیں اور پھر بعد میں یہ ہوتا ہے کہ یہ Lapse ہو جاتا ہے۔ پلیز سر، اس کو۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you.

Alhajia Ghazala Habib: Thank you.

Mr. Speaker: Thank you. Shahzadi Muniba Mansoor-ul-Mulk Sahiba.

منیہ شہزادہ منصور الملک: جناب سپیکر! ترقیاتی پروگرام پر تو کافی بحث ہو چکی ہے اور ہر ایک ممبر نے اپنی رائے دی جو کہ بہت درست ہے۔ جناب سپیکر! میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں کہ ہم Women MPAs اس اسمبلی میں آئی ہیں تاکہ ہم Women کے Problems اس اسمبلی میں لائیں اور Discuss کریں اور اس کو Solve کرنے کیلئے اپنی تجاویز دیں۔

Mr. Speaker: Order please.

منیہ شہزادہ منصور الملک: Basically ہم Women کی Representatives ہیں اور اس ترقیاتی پروگرام میں اگر آپ Women Development کیلئے فنڈز مختص کر دیں تو وہ آگے جا کر اپنے پیروں پر کھڑی ہو سکیں گی اور اس طرح ہمارا ملک ترقی کر سکتا ہے اور ہم دوسرے ملکوں کے برابر بھی کھڑے ہو سکتے ہیں۔ اگر کمیونٹی سنٹر، ننگ سنٹر، کمپیوٹر سنٹر، پریزرویشن آف نوڈز، چائلڈ اینڈ ہیلتھ کیئر سنٹر وغیرہ اس میں شامل کئے جائیں تو اس ترقیاتی پروگرام میں بہتری ہو سکتی ہے۔
(شور)

Mr. Speaker: Order please, order please. جی، بس ختم۔

آوازیں: ان کو دے دیں۔

جناب سپیکر: کس کو؟ قلندر خان لودھی کو؟ میں دیتا ہوں ٹائم۔ جناب پیر محمد خان صاحب۔

(تالیاں)

جناب پیر محمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

جناب سپیکر: پیر محمد خان صاحب! مختصر حکمہ چہ دوہ ورخے مولانا مجاہد صاحب ستا تائم اغستے دے۔ تا خپل تائم هغوی ته ور کرے وو، او۔

جناب پیر محمد خان: بسم الله الرحمن الرحيم ه سپیکر صاحب! نه پوهیرمه، هغه وائی:

کله چه وار زما خکوراشی د ساقی لاس په رپیدوراشی

(تالیاں)

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! خبرے خو پرے زیاتے شوے دی، زہ بہ لڑ غوندے، ستا سو خبرہ تھیک دہ، محدود غوندے خبرے او کر مہ۔ لڑ تجویز بہ ورسرہ ور کر م۔ اول خوز مونبرہ د بعضے رونرو دا شک وی چہ د تعمیر سرحد پروگرام یا مخکین د کپ فنڈز و ویا پیپلز پروگرام، داسے مختلف نو مونو باندے بہ داسے قسمہ سکیمونہ چلیدل، تاسو ہم ترے واقف یی او دا زاہ ممبران زمونر ترے ہم واقف دی، خہ ترے واقف دی، د بعض ممبرانو دا شک دے چہ دا بہ مخکین نغدے ملاویدے بلکہ ڈیرہ د افسوس خبرہ دادہ چہ مارشل لاء چہ کلہ اولگیدہ بہ دغہ دور کین زمونر ڈیر سینئیر صحافی پہ تہی وی باندے، ما د ہغہ پروگرام اوریدونو ہغہ ہم دا خبرہ پہ تہی وی او کرہ چہ یرہ ممبرانو تہ چہ کوم نغد فنڈز ملاویری نو دا نہ دے پکار حالانکہ نغد چاتہ تراوسہ پورے نہ دے ملاؤ شوے۔ دے کین نغدے پیسے نہ وی۔ ڈیر پخوا ہم پہ دے طریقہ باندے فنڈز و و لکہ دا اوس چہ د سکیمونو د پارہ دے خوفرق پہ طریقہ کار کین و و۔ ہغہ دومرہ آسان و و چہ د خلقو ذہن کین داوہ چہ دا چرتہ دوئ سرہ نغدے پیسے دی، پہ جیب کین پرتے دی۔ جیب کین چا سرہ نغدے پیسے نہ وی۔ دا سکیمونہ بہ مونبرہ ورکرل او ڈیر آسانہ طریقہ باندے بہ راغلل لوکل گورنمنٹ تہ، ہغہ بہ دستی اوشول او فنڈ بہ فوراً ریلیز شو او کار بہ پرے شروع شو۔ اوس دا طریقہ کار دومرہ مشکل شوے دے چہ د ہر چا دا خیال دے چہ ہغہ وخت کین پیسے نغدے وے او اوس مونبرہ تہ مشکلات راغلی دی۔ مشکلات یقینی راغلی دی، پہ طریقہ کار کین راغلی دی نو اول دا خبرہ ٲول ذہن کیردئ چہ فنڈ نغد نہ و و چا تہ، زمونر د پریس رونبرہ ہم ناست دی، نغدے پیسے ہیچا تہ ہم نہ دی ملاؤ شوی، نہ تاسو تہ ملاؤ شوے دی، نہ عبد الاکبر خان تہ او نہ ماتہ او نہ بل چا تہ ملاؤ شوے دی، سکیمونو تہ تلی دی۔ بیا سکیمونہ مونبرہ ورکرل محکمے تہ، د ہغے خپل انجینئران و و، ہغوی بہ Estimate جوڑ کر و او فنڈ بہ ہغہ محکمے تہ تلو او ہغوی بہ بیا چہ غت سکیم پہ و و، ہغہ بہ مو پہ تھیکیدار باندے کوڑ۔ تھیکہ بہ ئے کیدہ۔ کہ وارہ سکیمونہ بہ و و نو ہغہ بہ مو د کلی کلی کمیٹی جوڑہ کرہ او کمیٹی بہ پخپلہ کولو او پیسے، Payment بہ ہغوی تہ کیدو، ممبر تہ بہ نہ کیدو۔ اوس طریقہ کار مشکل شوے دے خوزہ حیران پہ دے خبرہ یم چہ دا فنڈ،

چه کوم دا سکیمونه دی د تعمیر سرحد پروگرام چه په اے ډی پی کبن راغلی دی او
 دی اسمبلئی پاس کړی دی، چه اسمبلئی یو خیز پاس کړی، چه د هغه د پاسه بیا زه
 نور نه پوهیږمه، ددے د پاسه بله اداره څوک ده؟ دا پی اینډ ډی پکبن لا د کوم
 ځائے نه راغله ده؟ چه دے اسمبلئی پاس کړو، تعمیر سرحد پروگرام د پاره ئے یو
 فنډ جدا کړو او بیا دا سکیمونه ځی او پی اینډ ډی پکبن راځی کینی یعنی دا خود
 لوکل گورنمنټ کار دے، داپیسے خو لوکل گورنمنټ ته پکار دی چه لارے شی،
 دا فنډ به د فنانس نه ځی لوکل گورنمنټ ته، ددے پی اینډ ډی پکبن کوم کار دے
 چه دے راځی؟ دا څه زیات ماهرین دی؟ د لکھو، ددوه لکھو او درے لکھو، د پنځو
 لکھو روپو سکیم به وی او پی اینډ ډی به راځی په هغه کبن به کینی، بیا به پکبن
 رکاوټونه جوړوی یعنی زمونږ ددے سکیمونو د فیل کولو، ددے حکومت د
 بدنامولو، دا ټول ممبران خپل او پردی ټول شکایتونه کوی او اعتراضونه کوی۔ دا
 ولے؟ دا مشکلات ټول پی اینډ ډی جوړوی او پی اینډ ډی مخکبن ما عرض کړے
 وو چه دا Problematic Department دے، دا Planning Department نه دے نو
 ټولونه اول خوترے دا کټ کړئ۔ براه راست فنډ، حق دادے چه کوم فنډ مقرر شوے
 دے، اسمبلئی پاس کړے دے، هغه د لوکل گورنمنټ ته فوراً ټول
 Payment اوشی۔ لوکل گورنمنټ په هغه کبن متعلقه ایم پی اے او ورسره د هغه
 سیکرټری، ډی جی، د هغه ټیکنیکل انجینیئر، څوک چه وی هغه د کینی او په
 شارټ کټ طریقہ باندے د فیصله کوی۔ د سکیمونو لسټ د ورکوی او هغه د شروع
 کیری که په ټهیکیدار ئے هغه ممبر کوی، که په کمیټی باندے ئے کوی۔ مونږه گوره
 جی د کمیټی دا خبره ځکه کوؤ چه مخکبن خو په ډیرو لږو پیسو به غټ سکیمونه
 کول، بڼه کافی غټ غټ سکیمونه، لکه مثال په طور ما یو ځل د ډسپنسرو
 درخواست او کړو نو په هغه ورځو کبن شپږ آټه لکھه روپئ د یو ډسپنسری خرچه وه،
 ما په چه لاکه څلور ډسپنسری جوړے کړے، په یو نیم یونیم لاکه روپئ یو یو
 ډسپنسری او په 1992 کبن چالو شوے دی او ترننه پورے د هغه مرمت هم نه دے
 شوے، بڼه چلیږی نو دا به مونږه په لږو پیسو ډیر کار کوؤ۔ داسے په یو نیم، یونیم
 لاکه روپئ باندے مونږه پرائمری سکولونه هم جوړ کړی دی، اوسه پورے چلیږی او
 د مرمت پکبن هم لا ضرورت نه دے راغله ځکه مقامی خلقو به جوړ کړو، نو

مقامی خلق چہ جو پروی، بیا ہغہ پیسے پرے خرچ کری، پہ صحیح طریقہ باندے کار او کری نو پہ دے کبن زمونہ کوم رکا و تونہ چہ دی، یو خو DDAC دے، چہ زمونہ بدقسمتی د و جے نہ ترنہ پورے ہغہ DDAC زمونہ، چہ پہ تیرو حکومتونو کبن ما مخکبن ہم وئیلی و و چہ پہ ہغے کبن DDAC و او اوس زمونہ پہ خپل حکومت کبن DDAC نشتہ۔ زمونہ دے رونرو لہرے کھلاؤ غوندے خبرے او کرے نو زما ئے لہر شان حوصلہ زیاتہ کرہ۔ کہ نہ وی نو زما خو بدقسمتی دادہ چہ کہ خہ وایم نو بس (شور) کہ بل شوک خبرہ کوی خو خیر دے خو کہ زہ خبرہ او کرہ۔۔۔

جناب حبیب الرحمن: تہ پہ اخلاص خبرہ کوہ، مونہ د ملگرو یو خوتہ بے اخلاصہ لگیا ئے۔

جناب پیر محمد خان: " و فابدنام ہوتی ہے اگر فریاد کرتے ہیں " کہ فریاد کوؤ نو بیا وائی چہ دا داسے او کرہ، ہغہ داسے او کرہ۔ زمونہ دے رونرو چہ کومے خبرے او کرے زما دے سرہ اتفاق دے۔ مفتی صاحب ڈیرے زبردستے خبرے او کرے خویوہ خبرہ ئے آخر کبن پریبنوودہ۔ ما وئیل چہ دے مفتی دے، فتویٰ بہ اولگوی، فتویٰ ئے او نہ لگولہ۔ بہر حال خبرے ئے ڈیرے صحیح کری دی۔ پہ آیتونو او پہ احادیثو سرہ ئے ثابتہ کرہ چہ زمونہ خپل حکومت ظلم کوی، دا ظلم ختمول پکار دی او دا ظلم کول نہ دی پکار۔ بیا کہ دا ظلم زمونہ پہ دے حکومت باندے چرتہ یوہ محکمہ کوی، د ہغے محکمے سرکوبی د او کری۔ ہغہ محکمے نہ د دا قوم دمہ کری، د ہغے نہ د دا ممبران دمہ کری۔ دا ولے د ممبرانو پہ خت باندے داسے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ، شکریہ۔

جناب پیر محمد خان: محکمے مسلط دی؟ لہر سپیکر صاحب، یوہ خبرہ کوم۔

جناب سپیکر: بس، دوہ درے مقررین نور ہم دی کنہ او ٹائم گورے؟ اوس بہ پوائنٹ آف آرڈر اوشی چہ ستنے پہ یو بل سورے شوے۔

جناب پیر محمد خان: بنہ جی۔ بنہ زہ شکریہ ادا کوم۔

جناب سپیکر: او، مہربانی۔ صابرہ شاکر صاحبہ، یو منٹ۔

محترمہ صابرہ شاکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ جناب سپیکر! پہلے تو میں اپنی حکومت کی بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے ہمیں فنڈز دیئے اور ہمیں فنڈز استعمال کرنے کا بھرپور موقع دیا اور میں سوچ رہی تھی کہ ہم کسی مخصوص علاقے کیلئے نہیں ہیں، ہمارا کوئی مخصوص حلقہ نہیں ہے بلکہ ہماری سوچ اتنی Broad ہے کہ پورے صوبہ سرحد کیلئے سوچنا پڑیگا (تالیاں) اور صوبہ سرحد کیلئے سوچنے کیلئے ہم نے جب فنڈز استعمال کیا تو مختلف گلی کوچوں وغیرہ پر استعمال کیا حالانکہ یہ بھی بہت اہم ہے لیکن میں چونکہ اپنی ذاتی ایک سوچ رکھتی ہوں کہ چونکہ یہ فنڈ مخصوص ہے اور Elected لوگ اسے اپنے حلقوں پر استعمال کریں گے اور یہ ان کا حق ہے لیکن اگر ہم خواتین کیلئے یہ Permission ملتی ہو اور ہمیں Permission دی جائے تو ہم یہ صرف خواتین کی فلاح و بہبود کیلئے استعمال کریں (تالیاں) اور بہت Planning کے بعد میں اپنے علاقے کی بات کرنا چاہوں گی کیونکہ ہمارے علاقے میں، کیونکہ خواتین، مختلف سکولوں میں ہماری ایجوکیشن وہاں ختم ہو رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ٹیچرز دور دراز کے علاقوں سے آتی ہیں، کوئی جگہ نہیں ہے ان کے پاس رہنے کیلئے، اگر گورنمنٹ Permission دے اور گورنمنٹ ہمیں Allow کرے تو ہم اپنے فنڈز سے تحصیل کی سطح پر ہو سٹلز بنادیں، ان کیلئے اور ایسی کوئی جگہ (تالیاں) اور ایسی کوئی جگہ اور ایسا کوئی انسٹیٹیوٹ۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: ایک ڈسٹرکٹ میں نہیں بلکہ سارے صوبے میں۔

محترمہ صابرہ شاکر: سارے صوبے میں جی، کیونکہ یہ Categorise ہم خود بھی کریں گے اور جن جن کی بھی ڈیمانڈ ہوگی، میں اپنے تمام بھائیوں سے Request کرتی ہوں کہ جن کے علاقے میں ایسا پرابلم ہوگا، بالکل ہم انہی کے علاقوں میں لگا دیں گے۔ (تالیاں) ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن اگر گورنمنٹ ہمیں Permission دے اور ہم یہ کر دیں اور تعمیر سرحد کے لحاظ سے میری ایک، شاید یہ تعمیر سرحد پروگرام نہ ہو لیکن میری ایک سوچ تھی کہ جس طرح ہمارے علاقوں میں ٹرانسپورٹ کا پرابلم کھڑا ہو گیا ہے بلکہ ہمارے لڑکے جتنے بھی ہیں، وہ بھی ٹرانسپورٹ کیلئے دھکے کھا رہے ہیں۔ ہم اکثر یہاں سے جب جاتے ہیں تو سٹوڈنٹس پورے ایریا کو گھیر لیتے ہیں۔ اگر ہمارے فنڈز سے پیسے مخصوص کر دیئے جائیں اور ان کیلئے بسیں خریدی جائیں تو

اس سے ریونیو بھی Generate ہوگا۔ (تالیاں)

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جی، تھینک یو۔ شکریہ۔

محترمہ صابرہ شاکر: اور انسٹیٹیوٹ وغیرہ بھی کھول دیئے جائیں گے۔ جس طرح ہمارے یہاں ایک ہاسٹل ہے اور وہاں پر مختلف دکانیں بھی انہوں نے کھولی ہیں اور بہت زبردست قسم کے یہاں ہمارے Women Hostels ہیں، اگر ان کی Permission دے دی جائے تو ہم بڑے مشکور ہوں گے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ سلمیٰ بابر صاحبہ۔

محترمہ سلمیٰ بابر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ معزز سپیکر صاحب! شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گی، دو منٹ بات کروں گی کہ تعمیر سرحد پروگرام، تعمیر کا مطلب ہے کسی چیز کی بنیاد رکھنا یا اس کو بنانا اور اس کے کئی پہلو ہیں۔ اسی پالیسی کو صرف گلیوں اور نالیوں تک محدود نہیں رکھنا چاہیے بلکہ اس کو ہر نکتہ نگاہ سے دیکھنا چاہیے مثلاً پہلے روزگار پھر معمار۔ اس حوالے سے میں تھوڑی سی آپ سے یہ گزارش کروں گی کہ خواتین کے مسائل اپنی جگہ پر بہت سنگین ہیں، جس طرح پروین شاکر نے کہا۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

محترمہ سلمیٰ بابر: وہ تو خوشبو ہے فضاؤں میں بکھر جائے گا مسئلہ پھول کا ہے پھول کدھر جائے گا۔ خواتین کیلئے طریقہ کار آسان بنایا جائے، ہم دفاتروں کے چکر تو نہیں کاٹ سکتے اور ہم اپنی سکیمیں بروقت دیتے رہتے ہیں مگر ڈی ڈی اے آفس والوں کا بڑا ہی Slow motion ہے کہ جب تک سکیمیں ہماری منظور ہو جاتی ہیں تب تک تو وہ گلی Already ڈسٹرکٹ والے بنا لیتے ہیں تو پھر اسے ہمیں کوئی فائدہ تو نہیں ہوتا۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ جی آپ اور سکیمیں دیں۔ اسی طریقے سے ٹائم Waste ہوتا ہے۔ ہماری سکیمیں پلاننگ آفیسر کو ایک ہفتہ کے اندر منظور کرنی چاہئیں، پھر پشاور جلد ارسال کرنی چاہئیں کیونکہ ہم لوگ بہت دور ڈیرہ میں رہتے ہیں اور ہمارا بھی Time waste ہوتا ہے اور اس طرح ہماری سکیمیں بھی جلد یہاں پر نہیں پہنچ پاتیں۔ سروے بھی جلد کرنا چاہیے۔ دوسرا یہ کہ گلیاں اور نالیاں بنانا خواتین کا کام نہیں ہے، اس پالیسی کو نرم کرنا چاہیے۔ خواتین کی بہبود کیلئے سلائی سنٹرز، کاٹیج انڈسٹری اور کئی اور کام رکھے جائیں جس سے روزگار بھی مہیا ہو اور خواتین کو فائدہ بھی پہنچے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ قلندر خان لودھی صاحب۔

جناب قلندر خان لودھی: شکریہ، سپیکر صاحب! بڑی مہربانی۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: مختصر۔

جناب قلندر خان لودھی: بالکل، میں جی اس پر کوئی لمبی تقریر نہیں کروں گا، صرف دو ہی باتیں کروں گا۔ ایک یہ کہ اس پروگرام کو سہل کیسے بنایا جاسکتا ہے؟ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: اچھا۔

جناب قلندر خان لودھی: جیسے میرے بھائیوں نے اس ضمن میں کہا، چونکہ میرا بھی اس میں کافی تجربہ ہے تو میں یہ کہتا ہوں کہ اگر یہ جیسے ہی چیک ہمیں، آپ ویسے پیسے ہمیں دے رہے ہیں پچاس لاکھ، یہ بڑی اچھی بات ہے۔ صوبے میں اور مرکز میں بھی یہی بات ہو رہی ہے، بغیر کسی تمیز کے اب فنڈز مل رہے ہیں تو سیدھا سی ڈی سی او کو یہ چیک چلا جائے اور وہاں جو ہماری سکیمیں ہیں، وہاں اسی ڈی سی او کو ہم یہ سکیمیں دیں اور وہاں یہی ڈی ڈی سی ہو اور اس کے بعد ایک لسٹ ٹائپ چیز کو آجائے، وہ پی اینڈ ڈی کو آجائے، ہمارے بلدیات کے سیکرٹری کو آجائے، منسٹر صاحب کے پاس آجائے، فنانس کے پاس آجائے۔ ایک تو جو بنڈل اٹھائے اٹھائے پھر رہے ہیں اور دفاتروں میں اتنا بڑا وقت ضائع ہو رہا ہے، ایک تو اس سے بچ جائیں گے اور باہر ہر جگہ مینٹنگ سے بچ جائیں گے تو یہ بہت سہل ہو جائے گا۔ دوسری بات جی، جو آپ نے کمیٹی کا کہا ہے تو کمیٹی میں یہ فنڈز آتے ہیں، یہ جو ہم لوگ بنا رہے ہیں تو پراجیکٹ لیڈر ہماری ذمہ داری ہے جی۔ یہ تو بالکل ہونا چاہیے کہ ہم کوئی Honest آدمی دیں، ایم پی اے اس آدمی کو مقرر کریں اور کمیٹی وہ دے اور اس میں کسی قسم کی Investment نہیں ہونی چاہیے۔ اس کو ٹھیکیدار ہم نہیں بنا رہے۔ ان کو ہم Self base پر یہ راستہ دکھا رہے ہیں کہ آپ کو اپنی مدد آپ کے تحت یہ پیسہ گورنمنٹ آپ کو دے رہی ہے، اس کے ساتھ چلیں نہ کہ ہم اور ٹھیکیدار Create کر لیں، پہلے ہی سے اس سے جتنا مسئلہ بنا ہوا ہے تو وہ ہم دیں گے کمیٹی اور اس میں جو کمیونٹی Executing agency ہو، وہ کمیونٹی کو بھی دیکھیں اور اس کام کو بھی دیکھیں کیونکہ وہ ٹیکنکل لوگ ہوتے ہیں، وہ Qualify of work کو کنٹرول کریں۔ یہ میری اس کے متعلق تجویز ہے اور دوسری بات یہ ہے جی کہ یہاں پر کمیشن کی بات چل رہی ہے تو اس دور میں اگر ہم نے اس صوبے سے اس لعنت کو ختم نہ کیا تو پھر کبھی نہیں ہو سکتا۔ یہاں جو بات حقیقت ہے تو وہ حقیقت ہے۔ جو ایک روایت چل چکی ہے اس کو مٹانا بہت ہی مشکل

ہو جائے گا لیکن اس کو ذرا سہل کرنا ہے تو اس میں ایسا کریں کہ گناہ سے بچ جائیں، جو دیتا ہے اس کے اپنے پیسے ہوتے ہیں، وہ اپنے پیسے دے کر، حاتم طائی کوئی نہیں ہے، مجبوری سے دیتا ہے جی، وہ جو اپنے پیسے دے کر اپنے لئے گناہ خریدتا ہے تو وہ اللہ کا بھی گناہ گار ہو جاتا ہے تو اس کیلئے گورنمنٹ کی طرف سے معمولی سے، Nominal سے چارجز ہو جائیں کہ یہ چارجز، جیسا کہ ہمارے فنانڈ وغیرہ میں بھی ہیں کہ وہاں پر ملکوں کو دیئے جاتے ہیں تو اگر اس قسم کا ہو جائے کہ بھی جو اس میں انجینئرنگ سٹاف کام کرتا ہے اور یہ پانچ پر سنٹ یا دس پر سنٹ اسی چیک سے کاٹ لیں جس طرح سے ٹیکس کاٹا جاتا ہے اور ان کا ایگزیکٹو ان میں وہ بانٹ دے تو ایک جائز طریقہ ہو جائے گا۔ یہ اس لئے میں نے کہا جی کہ ہمارے انجینئرز کی تنخواہیں بہت کم ہیں اور لوگوں کی بھی تنخواہیں بہت کم ہیں، وہ اس میں اپنے بچے نہیں پال سکتے تو یہ اس کیلئے ہو لیکن یہ جو اپنی اپنی بادشاہت ہے، اس کو ختم کیا جائے کہ کوئی 12% لے رہا ہے، کوئی 18% لے رہا ہے، کوئی Acceptance لے رہا ہے تو ان چیزوں کی نفی کی جائے جی اور اگر اس دور یہ نفی نہ ہوئی جناب سپیکر سر، تو میرے خیال میں یہ کبھی بھی نہیں ہوگی تو اب جی، بات جو ہے۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: قلندر خان لودھی صاحب! آپ کا مطلب یہ ہے کہ Uniformities میں ہونا چاہیے یا اس کو ختم کرنا چاہیے۔

جناب قلندر خان لودھی: یہ جی آپ ختم نہیں کر سکتے، جس چیز کو آپ ختم نہیں کر سکتے تو وہ نہیں کر سکیں گے۔ آپ اگر کہیں کہ ہم ختم کر سکتے ہیں تو کوئی اس کو ختم نہیں کر سکتا۔ اس کو آپ کم کر سکتے ہیں، اس کو Regularize آپ کر سکتے ہیں اور اس میں یہ کریں تاکہ لوگوں پر کم بوجھ پڑے۔ ختم آپ کیسے کریں گے؟ آٹھ ہزار روپے آپ ایک انجینئر کو تنخواہ دیتے ہیں اور Consulting والے ان کو ایک لاکھ روپے دے رہے ہیں۔ ایک طرف ان کو گاڑی اور بنگلہ مل رہا ہے اور دوسری طرف وہی انجینئر اسی کالج میں پڑھتا ہے، ایک ہی بیچ میں رہتے ہیں۔ ایک سیٹ پر آتا ہے، وہ آٹھ ہزار لے رہا ہے اور دوسرا لاکھ لے رہا ہے، وہ کیسے کرے گا؟ ان کو اپنی زندگی تو رکھنی ہے، اس لئے اس نے کرپشن کرنی ہے، اس نے چوری کرنی ہے، اس کو ہم نے گنہگار بنانا ہے، اس کو ہم نے جہنمی بنانا ہے۔ دینے والا بھی جہنمی ہوگا اور وہ بھی ہوگا۔ اس سسٹم کو ہم نے ختم کرنا ہے، اس کو سہل کرنا ہے جی۔

جناب سپیکر: تحنیک یو، شکریہ۔ جی، رخصانہ بی بی۔

جناب شاد محمد خان: جناب سپیکر صاحب! زہ دھیریمہ؟

جناب سپیکر: بس کوؤ انشاء اللہ۔ ددے نہ روستو بس۔ یو منٹ، بس یو منٹ۔

محترمہ رخصانہ راز: ڀیرہ ڀیرہ مہربانی سپیکر صاحب، چہ تاسو مالہ موقع را کرہ، ددے تعمیر سرحد پہ حوالے سرہ پہ خبرہ کولو باندے۔ زمونہ ممبرانو خود یرے بنے بنے خبرے او کرے تعمیر سرحد سرہ Related خود زہ بہ ددے د ریفارمز بارہ کبئ یو خود خبرے او کرہ، ہغہ دا چہ First of all خود یوہ دا خبرہ دہ چہ مونہ کوم سکیمونہ مخکبئ ورکری وو، پہ ہغے کبئ پینخہ شپہ سکیمونہ شروع شوی وو او ختم شو او نور چہ کوم دی، ہغہ لا پہ خائے پراتہ دی نو دوی پہ مونہ پسے لیتے کوی چہ نور سکیمونہ تاسو ورکری نو دہغے بہ خہ گارنتی وی چہ ہغہ بہ خومرہ مودے پورے، چہ دوہ کالو پورے بہ چلیبری کہ دریو کالو پورے؟ بلہ دا خبرہ دہ چہ ڀیارتمنت والا چہ Estimates نہ اخلی، ہغوی Estimates پہ دفترنو کبئ واخلی بیا چہ زمونہ کارونہ شروع شی نو ہغہ بیا نیم پکبئ اوشی چہ مونہ تھیکیدار سرہ خبرہ کوؤ نو ہغوی وائی چہ دا فنڈ دومرہ وو، بس ختم شو نو Estimates د پہ دفترنو کبئ نہ اخلی او ہغہ د راخی Site تہ او پہ Site د Estimates اخلی۔ دویمہ خبرہ دا دہ چہ۔۔۔

جناب سپیکر: دریمہ۔

محترمہ رخصانہ راز: چہ شیڈول سسٹم چہ کوم دے، دا زور شیڈول ختمول پکار دی او نوی ریتس، خکہ چہ ریتونہ ڀیرہائی شوی دی او نوے شیڈول ددے دپارہ دغہ کول دی خکہ چہ دے سرہ د کارونو معیار ہم خرابیری او کارونہ چہ دی نو ہغہ، ددوی خود ترینہ خپل کمیشن، ہر خہ ترے پورہ اخلی او ریتس چہ کوم دی نو ہغہ ہائی ریتس کبئ چلیبری نو د کارونو معیار ڀیرزیات خرابیری۔ دریم چہ کوم۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: خلورم۔

محترمہ رخسانہ راز: واپدا سرہ Related مونبرہ چہ کوم سکیمونہ ورکری دی نو هغوی مونبرہ ته دا، مونبرہ چہ هغوی له ورشو، پینخہ شپبر، میاشته اوشوے که آته میاشته اوشوے، هغوی وائی چہ مونبرہ به پهلا د سینیتیز سکیمونہ Complete کوؤ، بیا به د ایم این ایز کوؤ او تاسو به په تهره بانده کوؤ نو د واپدا سرہ Related ز مونبرہ سکیمونہ لا تراوسه پورے شروع شوی هم نه دی او بله دا چہ کوم۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: آخری۔

محترمہ رخسانہ راز: نه جی، آخری نه۔

جناب سپیکر: آخری۔

محترمہ رخسانہ راز: بنه جی۔ آخری خبره دا ده چه چار سده سره Related چه مونبره اے دی پی کبن کوم کارونه ورکری وو، سوله ستره کارونه مونبرہ ورکری وو، تراوسه پورے هغه کبن یو کار هم نه ده شروع شوے او زیات تر سکیمونہ ئے هسه دغه کری دی خو هغه کبن یو کار هم په اے دی پی کبن ئے نه ده اچولے نوز مونبرہ به ستاسو په توسط سره داریکو یست وی چه اے دی پی کبن د Reserved seat والا هم شامل کرے شی۔

جناب سپیکر: جناب شاد محمد خان۔

جناب شاد محمد خان: مهربانی سپیکر صاحب۔ خبره دا ده جی، چه د چایو نه به مخکبن

ستاسو توجه زه را وارومه، یو دوه وړے وړے خبرے زه کول غوارمه۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: تقریر کومے تقریر، دغه نه ده۔

جناب شاد محمد خان: هغه زما د دغه سره تعلق لری۔ مونبره خود داسه بدقسمته قوم سره

تعلق لرو چه هغه ته ختک وئیلے شی۔ هغه ده دپاره چه نن سبا خلق آسمان ته

اوختل او د ختک قوم د خکلو اوبه نشته ده۔ په ده وخت کبن (تالیان) داپه فلور

آف دی هاؤس به زه ورته خبره اوکرم، یو وړوکه غونده ډیم ده، درملک ډیم

ورثہ وٹیلے شی زما حلقے کبن، پہ ہغے باندے بہ چار پانچ لاکھ روپی لگی، ستاسو پہ وساطت سرہ حکومت تہ دا عرض کومہ جی، کہ دا او کپی نوتیوبویلونو کبن بہ لبرے اوبہ راشی او زمیندراہ بہ پرے آبادہ شی۔ بل عرض دادے سر چہ دنہو کالو نہ زما پہ کلی کبن یو ڈگری کالج جوڑ دے او ستیاف ئے نشتہ نو کہ دا مہربانی تاسو او کپی د قوم سرہ چہ د دے منظوری حکومت پہ خپل لاس باندے واخلی نو دا بہ ستاسو ڈیرہ زیاتہ مہربانی وی۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: تھینک یو۔

جناب شاد محمد خان: او د دے نہ پس جناب سپیکر صاحب، د چائے وخت دے بس۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر ذاکر شاہ صاحب۔

ڈاکٹر محمد ذاکر شاہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ پہ تعمیر سرحد خو تھیک تھاک خبرے اوشوے، زہ پہ ہغے باندے خبرہ نہ کول غوارمہ خو چونکہ پی ایف ون یو اہمہ او Sensitive علاقہ دہ او د اسمبلی ستارٹ د پی ایف ون نہ کبری خو دا خبرہ زہ ڈیر افسوس سرہ کومہ چہ پہ دے کبن یو گرلز کالج نشتہ دے او زمونر بعضے فیمل ممبرانو او وٹیل چہ زمونر دا فنڈ د د فیمل د پارہ استعمال کرے شی نو زما دوئ تہ دا درخواست دے کہ فرض کرہ زما کالج د پارہ دوئ ماتہ فنڈ را کپی نو کم از کم پی ایف ون کبن یو کالج بہ د جینکو د پارہ جوڑ کرے شی۔

جناب سپیکر: مہربانی، وجیہہ الزمان صاحب۔

جناب وجیہہ الزمان خان: شکریہ، جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے اس شارٹ ٹائم میں بھی مجھے توجہ دی۔ Main، اہم باتیں جو ہیں اس تعمیر سرحد پروگرام کے حوالے سرے وہ ہو چکی ہیں۔ پیچھے میں نے ایک Question raise کیا تھا جس میں، میرے خیال میں آئریبل منسٹر صاحب موجود نہیں تھے، اس میں % 14 کمیشن بھی کٹتا ہے، کوئی % 17 کہتا ہے، مجھے تو Exact figure یاد نہیں کہ کتنا ہے؟ کتنے کتنے، وہ پچاس لاکھ ویسے ہی اتنے کم ہیں اور کٹ کٹ کر پتہ نہیں یہاں پر آجاتے ہیں۔ ایک اس میں گورنمنٹ کی طرف سے جو ڈھائی فیصد Contingency لگائی گئی ہے سر، اس کے بارے میں میں کہنا چاہوں گا کہ اس میں

باقی سکیمیں وہ تو خیر ہے ہم کوئی سکیم ڈراپ کریں گے لیکن جو واپڈا کا ہیڈ ہے، واپڈا والوں کے چیک سے ایک پیسہ بھی کم کر دیں تو وہ چیک Accept نہیں کرتے اور اس کی وجہ سے ہمارے پچھلے سال کے جو پروگرام ہے، ابھی تک تعطل کا شکار ہے۔ نیا تو پھر پتہ نہیں کب چلے گا۔ تو کم از کم یہ Clarify کریں کہ ہم روز جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جی ہو گیا اور پھر پتہ چلتا ہے کہ اس میں کوئی نئی چیز آگئی۔ پھر کہتے ہیں کہ ہو گیا۔ تو پچھلے سال کا جواب تک نہیں ہوا، اس میں نہ ہونے کی وجوہات ہمیں بتائی جائیں کہ کیوں نہیں ہو رہا؟ اور آئندہ جو آنے والا اس سال کا، جو موجودہ سال ہے، اس کا کب تک Implement ہو جائے گا، اس کی بھی ہمیں ذرا وضاحت کرادیں

Thank you so much Sir.-

Mr.Speaker: The House is adjourned for tea break.

(اس مرحلے پر ایوان کی کارروائی چائے کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب مشتاق احمد غنی: سپیکر صاحب! ایک گزارش ہے۔

جناب سپیکر: کر لیں، کر لیں۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایبٹ آباد میں فاسفیٹ کا ایک بہت بڑا کارخانہ تھا اور وہ انہوں نے نقصان کی وجہ سے بند کر دیا۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: میں نے یہ سوچا کہ آپ Minister concerned سے کوئی اپیل کرتے، وزیر بلدیات سے کہ خدا کیلئے جہاں کہیں بھی ہو، تم آ جاؤ، تمہیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب! ان کو تو ہم نے پہلے ہی ریکوریسٹ کی ہے۔ آپ ہمیں اجازت دے دیں تو ہم conclude بھی کر دیں گے ان کی جگہ۔۔۔۔۔ (تہقہ)

جناب سپیکر: مطلب یہ ہے کہ ان سے تمہیں کچھ نہیں کہا جائے جو کچھ کہنا تھا وہ ہم کہہ چکے ہیں بس۔

جناب مشتاق احمد غنی: میرے خیال میں انہوں نے سن لیا ہوگا اور وہ آنے والے ہوں گے، وہ آ ہی گئے۔

جناب سپیکر: اچھا جی۔

جناب مشتاق احمد غنی: میں اپنی وہ گزارش مکمل کر لیتا ہوں جناب، کہ ان کو وہاں سے فارغ کر دیا گیا اور کوئی گولڈن بینڈ شیک نہیں دیا گیا جبکہ خزانہ شوگر ملز کی جب نچ کاری ہوئی، اس کو فروخت کیا گیا تو اس کے ملازمین کو گولڈن بینڈ شیک دیا گیا، تو میری یہ گزارش ہے کہ اب وہ کارخانہ جو اس وقت فاسفیٹ کالیبرٹ آباد میں بند کیا گیا تھا، اب وہ بیچ دیا گیا ہے اور بڑے اچھے پیسوں پر وہ فروخت ہوا تو وہاں کے دو ڈھائی سو ملازمین جن کو اس وقت بے روزگار کیا گیا تھا اور گولڈن بینڈ شیک نہیں دیا گیا تھا تو اب ان کو ان کے باقی ماندہ بقایا ادا کئے جائیں۔

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب، ملک ظفر اعظم صاحب، میرے خیال میں آپ سے پہلے بات ہو چکی ہے اس وجہ سے۔۔۔۔۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون و پارلیمانی امور): ہاں جی۔

جناب سپیکر: یہ تو نورا کشتی معلوم ہو رہی ہے، جی۔ (تہقہ)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جس طرح ہمارے پارلیمانی لیڈر نے فاسفیٹ کارخانے کا ذکر کیا تو یہ 1985 میں 97 ملین روپے کی لاگت سے بنا تھا اور 1996 میں یہ فیصلہ ہوا کہ یہ پراجیکٹ نقصان میں جا رہا ہے اور اتنے نقصان کے بعد جب حکومت اس کے نقصان کو برداشت کرنے کے قابل نہ رہی تو اس نے اسے پرائیویٹائزیشن کی شکل میں دے دیا۔ یہ جو فاسفیٹ کا آپ ذکر کر رہے ہیں۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: یہ بات سے ہو گئی ہے باہر، ہاؤس سے باہر ہونے کے بعد کی گئی ہے۔ (تالیاں، تہقہ)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: تو پھر بعد میں، باہر ان کے ساتھ ملکر ان کو پوری Detail ہم دے دیں گے۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ جی، شگفتہ ناز صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ناز: ایک بہت اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیا مسئلہ ہے؟ یہ تو منسٹر صاحب اب۔۔۔۔۔

محترمہ شگفتہ ناز: یہ ایک خاتون کا بہت اہم مسئلہ ہے، بیورو کریسی متحدہ مجلس عمل کی حکومت کو ناکام کر رہی ہے۔ میں ایک خاتون کا بہت سیریس مسئلہ آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتی ہوں کہ 11 ستمبر 2003 کو ان کی ٹرانسفر کر دی گئی نو شہرہ کیلئے جبکہ ان کی ریٹائرمنٹ میں صرف ایک سال باقی تھا اور قانون یہ ہے کہ جب بھی ریٹائرمنٹ میں دو سال باقی ہوں تو پھر کہیں بھی ٹرانسفر نہیں کی جاتی ان کی مرضی کے بغیر، تو ان کی ٹرانسفر

کردگی گئی اور متاثرہ پروفیسر نے سینئر وزیر صاحب سے بھی رجوع کیا۔ انہوں نے بھی متعلقہ حکام کو احکامات جاری کئے اور انہوں نے فضل علی صاحب سے بھی رجوع کیا، انہوں نے بھی حکم جاری کیا، دونوں وزراء کے کہنے کے باوجود انہوں نے اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا، کوئی کارروائی نہیں کی۔ اس کے بعد وہ خاتون عدالت چلی گئیں اور عدالت میں انہوں نے اپنا کیس لڑا۔ عدالت نے ان کے حق میں فیصلہ دے دیا اور یہ جنوری کی بات ہے کہ عدالت نے ان کے حق میں فیصلہ دے دیا ہے لیکن تاحال ان کو اپنی پوسٹ پر واپس بحال نہیں کیا گیا۔ چھ ماہ سے ان کی تنخواہ بند ہے، وہ Recently بیوہ ہوئی ہیں، ان کا کوئی بیٹا بھی نہیں ہے۔ ان کو ٹرانسفر بھی کیا گیا آخری ٹائم میں، جبکہ ان کا Tenure بالکل ختم ہونے والا تھا۔ ریٹائرمنٹ کی ان کی مدت۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: میرے خیال میں۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)

محترمہ شگفتہ ناز: سپیکر صاحب! آپ بھی اپنا کردار ادا کریں اور۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: انشاء اللہ وہ وزیر صاحب جب آئیں گے، ایجوکیشن کا مسئلہ ہے؟

محترمہ شگفتہ ناز: ایجوکیشن کا مسئلہ ہے اور یہ کہ عدالت کا حکم بھی نہیں مانا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔ وہ مائیں گے عدالت کا حکم۔ سردار ادیس صاحب، جنرل صاحب، نہیں نہیں، وہ

Disturbance نہیں کر رہے ہیں، وہ مدد کر رہے ہیں۔

جناب محمد ادیس (وزیر بلدیات): الحمد للہ رب العالمین و صلواتہ والسلام علی رسول الکریم و علی آلہ و الصحابہ

اجمعین۔ جناب سپیکر! تعمیر سرحد جیسے اہم موضوع پر تمام اراکین اسمبلی نے اپنی اپنی تجاویز بھی پیش کی ہیں

اور اس ضمن میں جو مشکلات تھیں، ان مشکلات سے بھی ایوان کو آگاہ کیا ہے اور کل سے آج تک جو اس پر بحث

ہوئی ہے، بڑے انتہاک سے اور بڑے استفراق سے آپ نے بھی اور ہم سب نے بھی ان کی گفتگو سنی ہے۔ میں

سمجھتا ہوں کہ آج اس ایوان کے اندر تمام پارٹیز کے لوگ موجود ہیں اور ان کا تقاریر سے ایک بات تو کم از کم یہ

سامنے آئی ہے کہ تعمیر سرحد کے حوالے سے، کسی پارٹی کے حوالے سے، پارٹی کی وابستگی کے حوالے سے کسی

کے ساتھ کوئی خط امتیاز نہیں بھرتا گیا اور اگر اس ضمن میں کوئی پریشان تھا، تو تمام ایم پی ایز پریشان تھے اور اگر

اس ضمن میں کوئی آسانی تھی تو وہ تمام ایم پی ایز کیلئے آسانی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ضمن میں پراونشل

گورنمنٹ نے کوئی Distinction draw نہیں کیا، کوئی Discrimination نہیں کیا اور نہ ہی کسی Individual نے اس کا اظہار بھی کیا ہے۔ تعمیر سرحد کے حوالے سے جو اس کا لمبا Process ہے، تقریباً تمام نے متفقہ طور پر خواہ وہ حزب اختلاف سے تعلق رکھتے ہیں یا حزب اقتدار سے، پورے ہاؤس نے اس ضمن میں یہ کہا کہ اس کو سہل بنایا جائے۔ باوجود اس کے، میں بشیر احمد بلور صاحب کی توجہ اور جناب لیڈر آف دی اپوزیشن شہزادہ صاحب کی توجہ چاہوں گا چونکہ انہوں نے اس معاملے میں گفتگو بھی کی ہے اور ذرا اس بات کو بھی کچھ دیر کیلئے پلیز، تو یہاں پر مختلف پارٹیز سے تعلق رکھنے کے باوجود، جمہوریت کی خوبصورتی ہو کرتی ہے کہ اپنا اپنا انداز فکر ہے، اپنی اپنی سوچ کے دائرے ہیں، اپنی اپنی فکر کے زاویے ہیں اور اس کو مختلف حوالے سے، سب نے اپنے اپنے حوالے سے لیا ہے لیکن جب بھی اس ایوان کے اندر ایشوز پر بات ہوتی ہے، جب بھی کوئی اہم مسئلے پر بات ہوتی ہے تو پورا ایوان خواہ اقتدار ہو یا حزب اختلاف، سب اکٹھے چلے ہیں اور سب ایک دوسرے کی آراء سے متفق ہوئے ہیں۔ یہاں اس بنیاد پر کبھی بھی کوئی بات نہیں ہوتی کہ ہمارے ساتھ ناروا سلوک کیا جا رہا ہے یا ہمیں دیوار سے لگا یا جا رہا ہے۔ یہاں پر ابھی تک ایسی کوئی بات نہیں ہوئی اور الحمد للہ اور انشاء اللہ تعالیٰ اسی بات کو ہم رو رکھیں گے۔ کل ہمارے Seasoned politician جناب عبدالاکبر خان صاحب نے، 'Seasonal' نہیں کہہ رہا ہوں، Seasoned ہے (تمیقہ) کل جب انہوں نے اپنی گفتگو کا اظہار کیا، یقیناً ان کی آراء اور جو بھی وہ ہاؤس کو مشورے دیتے ہیں، یقیناً ان کی شخصیت اس حوالے سے ہمارے لئے انتہائی اہم ہے کہ یہ قانونی بیج و تاب اور قانونی تمام چیزیں بھی سامنے رکھتے ہیں اور کل آئین کی سیکشن 119 کا بھی انہوں نے حوالہ دیا لیکن ہمارے لئے اور آپ سب کیلئے یہ بات اظہار من الشمس ہے کہ 2001 کا جو لوکل گورنمنٹ آرڈیننس ہے، اس کے حوالے سے یقیناً اس ہاؤس کی وقعت کم ضرور ہوئی ہے، صوبائی خود مختاری کے حوالے اس پر ضرور ضرب لگی ہے اور یہ ہمیشہ سے ہوا ہے کہ جب بھی فوجی حکومت آئی، جب بھی ڈیکٹیٹر شپ ہوئی تو اس کے بعد جو بھی جمہوری حکومت قائم ہوئی تو پھر اس گند کو صاف کرنے کیلئے تھوڑا بہت ٹائم ضرور لگتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ایک دو سال اس کو صاف کرنے میں لگ گئے ہیں اور وہ سارے پروسیجر جو بنا کر چلے جاتے ہیں پھر ان کو صاف کرنے میں کافی ٹائم لگتا ہے، یہی وہ مشکلات اور یہی وہ ساری باتیں تھیں جو ہم کو اس کا سامنا بھی کرنا پڑ رہا ہے۔ اس کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ 1989 کے اندر اور دوسرے ادوار

کے اندر جو فنڈز زیادہ دیئے گئے اور ابھی کم ہے، پرائونٹل فنانس کمیشن نے لوکل گورنمنٹ کو Total Divisible Pool کا 60% دیا ہے جو کہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے حوالے سے، جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے، پورے ہاؤس کو معلوم ہے، ہم اس بات کے پابند بھی ہیں چونکہ اس کو چھٹے شیڈول کے اندر شامل کیا گیا ہے اور ہم اس کو ختم نہیں کر سکتے۔ Any alteration, amendment will be made۔ subject to the previous permission of the President. پورے ہاؤس کو یہ معلوم ہے اور اس کے اندر یہ ہمارے لئے Indispensable تھا، ناگزیر تھا کہ ہم وہ اٹھاسی کروڑ روپے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو دیتے اور وہ اٹھاسی کروڑ ہم نے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو دیئے۔ یہاں پر۔۔۔۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ لوکل گورنمنٹ نے 85%۔۔۔۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)

وزیر بلدیات: میری بات جب ختم ہو جائے، آپ پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: پرائونٹل گورنمنٹ تو خود چندہ دے رہی ہے۔

وزیر بلدیات: میری بات جب ختم ہو جائے تو پھر اگر آپ نے بات کرنی ہو تو پھر آپ کے پاس کافی ٹائم ہے۔ اس حوالے سے عبدالاکبر خان صاحب نے جو پوائنٹس اٹھائے تھے کہ اتنا لمبا پروسیجر ہے کہ یہاں پر ڈی۔ جی کے پاس، پھر اس کے بعد سیکرٹری کے پاس، پھر اس کے بعد ڈی۔ سی۔ او کے پاس اور یہ پھر سارے ان کے پوائنٹس ہم نے نوٹ کر لئے ہیں اور یقیناً یہ ایک ایسا Process ہے کہ جس کے اندر کم از کم دو مہینے سے زائد لگ جاتے ہیں۔ اس پر جب Last time ہماری بات ہوئی تو چیف منسٹر صاحب کے ساتھ ہم سب بیٹھے اور اس کو مختصر کرنے کیلئے اس پر بات ہوئی اور اسی حوالے سے جناب بشیر بلور صاحب نے بھی بات کی، انور کمال صاحب نے بھی اسی انداز سے بات کی گو کہ وہاں پر کچھ تلخ و شیریں باتیں اور کچھ اشاروں و کنایوں کے اندر طنز و مزاح کی فضا بھی انہوں نے پیدا کی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک جمہوری نظام کا حصہ ہے اور یہاں پر ہر آدمی بیٹھ کر بات کر سکتا ہے۔ تمام آراکین کی رائے اس ضمن میں آئی ہے۔ میں بات کو مختصر رکھوں گا اس حوالے سے کہ کم از کم وہ بنیادی مطالبات جو سب نے پیش کئے کہ اس سسٹم کو سہل بنایا جائے اور یہ آراکین اسمبلی کی ڈسپوزل پر کیا جائے اور یہ ان کے Discretion پر ہونا چاہیے کیونکہ یہ جو پچاس لاکھ کا فنڈ ہے، اسے وہ اپنے حلقے کے

اندر اپنی مرضی کے ساتھ استعمال کر سکیں۔ ایک اور بات جو ابھی ہم نے Reminder تمام ممبران صوبائی اسمبلی کو دیا (مداخلت) پلیز، ہم نے تمام ممبران اسمبلی کو ایک Reminder دیا کہ مہربانی کر کے۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اگر کوئی شکایت ہو تو چیئر کو ایڈریس کریں تو میں ان سے کہوں گا۔

(تالیاں)

وزیر بلدیات: ٹھیک ہے۔ جناب سپیکر، شکریہ۔ ہم نے تمام ممبران اسمبلی کو یہ یاد دہانی کرائی کہ چونکہ سال ابھی ختم ہونے کو ہے اور بہت کم لوگوں نے اس سال کے تعمیر سرحد کیلئے سکیمیں Submit کی ہیں اور اس کا بھی یہاں پر یہ مطلب لیا گیا کہ شاید اس وجہ سے کچھ Discrimination، کچھ خط امتیاز اور کچھ شاید اس فنڈ کو Lapse کرنے کے سلسلے میں حیلے اور بہانے ڈھونڈے جا رہے ہیں۔ ہم نے یہ خالصتاً اخلاص کی نیت سے کہ شاید آپ بہت سی دوسری چیزوں کے اندر بھول گئے ہیں کہ آپ کیلئے اس کا بھی فنڈ Available ہے، موجود ہے اور اے ڈی پی میں رکھا جا چکا ہے اور جن افراد نے ابھی تک تعمیر سرحد کے حوالے سے اپنی سکیمیں Submit نہیں کیں ہیں تو مہربانی کر کے ان کو Submit کریں تاکہ فنڈ ز کو ہم اس جون سے پہلے پہلے Utilize کر لیں۔ یہ Utilization کے حوالے سے ہے اور آپ سب کو معلوم ہے کہ اس سال کا فنڈ آپ کیلئے تھا لیکن ابھی تک بہت کم ممبران نے، اور بھی ہمارے پاس پہنچ چکے ہیں، آج میں نے Confirm کیا، آٹھ دس ممبران کے اور ہمارے پاس جو نشانہ ہی ہے جو ڈی ڈی سی سے Approve ہو کر ہمارے پاس آگئی ہیں لیکن اس میں صرف اور صرف یہ تھا کہ جتنا جلدی ہو سکے ہم اس فنڈ کو Utilize کر لیں۔ چونکہ اسکے اندر ہم نے کچھ بنیادی تبدیلیاں کی ہیں جن کا ابھی میں آپ کے سامنے اعلان کروں گا۔ اس ضمن میں، میں جو باکسی پر طنز کی بات نہیں کروں گا۔ میں کھلے دل سے خوش اسلوبی کے ساتھ، سب کی بات، اگر کہیں مجھ سے غلطی ہوئی تو اس کو بھی ہم Accept کریں گے اور یہی جمہوری روایات رہی ہیں کہ اگر کہیں کسی بھی نظام کے اندر اور کسی بھی پروسیجر کے اندر کہیں پروسیجرل غلطی ہے اور اگر کہیں Lengthy system ہے تو اس کو وہاں پر ختم کیا جائے اور اگر کہیں پر کسی سے غلطی سرزد ہو رہی ہے تو اس غلطی کو قبول کیا جائے۔ میں سب سے پہلے تمام ممبران صوبائی اسمبلی کی اس ضمن میں کہ Contingency کا 2% جو لیا جا رہا ہے یہ زیادہ ہے، میں آج

اناؤنس کرتا ہوں کہ پچھلے سال پر بھی اور اس سال پر بھی % 0.5 Contingency ہوگا اور باقی جو % 1.5 ہے، وہ واپس اپنی سکیموں میں لگے گا (تالیاں) دوسرا ڈی۔ ڈی۔ سی کی Approval کے متعلق میری اس ہاؤس کے سامنے آپ کے توسط سے جناب سپیکر، یہ تجویز ہے کہ اگر متعلقہ ایم پی اے دو ہفتوں کے نوٹس پر وہ سکیمیں جب ڈی۔ ڈی۔ سی کے اندر لے آئے تو اس وقت اگر وہ خود اس کی صدارت کرنا چاہے تو ہم تمام ڈی۔ سی۔ اوز کو Notify کر دیں گے کہ متعلقہ ایم۔ پی۔ اے اس کی خود صدارت کر سکتے ہیں، اپنی ان سکیموں کیلئے اور اس کیلئے ہم متعلقہ ڈی۔ سی۔ اوز کو Notify کر دیں گے اور جب ڈی۔ سی۔ اوز کے پاس آپ اپنی سکیمیں Submit کریں گے، For feasibility and for PC-1 تو وہ اس بات کے پابند ہوں گے کہ وہ دو ہفتوں کے اندر اندر ان سکیموں کی Feasibility اور PC-1 Submit کریں اور اگر ممبران صوبائی اسمبلی اس بات کی خواہش رکھتے ہیں کہ وہ اس میٹنگ کو Chair کریں تو ہم اس کو Notify کرنے کیلئے تیار ہیں اور اگر ہاؤس کی یہ خواہش ہے جناب سپیکر، (تالیاں) جناب سپیکر! یہاں پر پہلے بھی بات ہوئی اس معاملے میں، یہاں پر کرپشن اور جو Percentage دیا جا رہا ہے، یہ باتیں آئی ہیں۔ یقیناً یہ معاشرے کے اندر Assimilate ہو چکی ہیں اور یقیناً یہ ہم سب کیلئے تکلیف دہ بات ہے اور اس حوالے سے بہت سے ممبران کی طرف سے یہ تجویز آئی کہ یہاں پر پراجیکٹ کمیٹی بنا دی جائے لیکن اس کے بعد پراجیکٹ کمیٹی کا پھر وہی، اس کو مشکل تر بنا دیا گیا اور میں آج یہ اعلان کرتا ہوں کہ پراجیکٹ کمیٹی ایک لاکھ سے بڑھا کر ہم پانچ لاکھ کر رہے ہیں، پانچ لاکھ تک کی پراجیکٹ کمیٹی بن سکتی ہے (تالیاں) اور اس کو Notify انشاء اللہ Within a week ہوگا۔ جناب سپیکر! آپ اس کی مانیٹرنگ بھی کر سکتے ہیں کہ ہم انشاء اللہ ایک Week کے اندر اس کو Notify کریں گے اور پراجیکٹ کمیٹی کے اراکین چونکہ یہ فنڈ آپ کا فنڈ ہے، ممبران صوبائی اسمبلی کا فنڈ ہے اور آپ کا یہ حق ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جب ہم برابری کی بات کر رہے ہیں، جب ہم مساوات کی بات کر رہے ہیں، جب ہم سب کو ساتھ لیکر چلنے کی بات کر رہے ہیں اور آپ کی رائے کو اہمیت دینے کی بات کر رہے ہیں تو اس کا فیصلہ آپ خود کریں۔ آپ کا اپنا فنڈ ہے اور اس فنڈ کیلئے پراجیکٹ کمیٹی کے اراکین کا تقرر، جو چار اراکین کا تقرر کریں گے، وہ آپ کریں گے اور اس ضمن میں پراجیکٹ کمیٹی کا جو لیڈر ہے، اس کا بھی تقرر آپ کریں گے اور اس ضمن میں جس طرح یہاں پر تجویز آئی ہے کہ پچیس پرسنٹ

فنڈز پہلے ریلیز کر دئے جائیں تو اس تجویز کو بھی میں قبول کرتا ہوں اور اس سکیم کا جو پچیس پر سنٹ فنڈ ہوگا، وہ پہلے ریلیز کیا جائے گا (تالیاں) لیکن اس کے بارے میں پہلے جو مخالفت ہو رہی تھی کہ پہلے ریلیز نہ کیا جائے، اس کی بھی اپنی وجوہات موجود تھیں تاکہ کہیں ہمارے ممبران اسمبلی پر کوئی ایسی بات نہ آئے کہ کوئی فنڈ اگر پہلے ریلیز کر دیں اور وہاں پر کچھ Embezzlement ہو جائے یا Misappropriately ہو جائے تو اس سے بچنے کیلئے صرف یہی ایک منشاء مقصود تھی لیکن آپ سب سے میری گزارش ہے کہ ہم اور آپ سب نے اس بات کا خیال رکھنا ہے کہ کہیں ہمارے ممبران صوبائی اسمبلی کے دامن پر کوئی داغ نہ لگ جائے۔ اس کو کمال احتیاط کے ساتھ اور ہر طرف سے آپ کی مانیٹرنگ ہو رہی ہے۔ میری یہ آپ سے گزارش ہے کہ ٹیم لیڈر کا انتخاب کرتے ہوئے اور ممبران کا انتخاب کرتے ہوئے کمال احتیاط سے کام لیں تاکہ کل کسی بھی ہمارے ممبر پر یہ الزام نہ لگے کہ تعمیر سرحد کا فنڈ خرد برد ہو گیا ہے یا اس ضمن میں ایسی کوئی بات ہو گئی ہے۔ یہاں پرواٹر سپلائی سکیمز کی Rehabilitation اور Repairs کے سلسلے میں دو سنتوں نے کہا جو بیس، پچیس سال سے سکیمیں ہیں، ان پر اگر تھوڑا سا فنڈ لگا دیا جائے تو وہ لوگوں کو پانی کی بہتر، سوشل سیکٹر کے اندر ایک Development آسکتی ہے تو اس کیلئے بھی آج میں اعلان کرتا ہوں کہ یہ واٹر سپلائی کی Rehabilitation اور Repairs کے سلسلے میں بھی اس فنڈ کو استعمال کیا جاسکے گا (تالیاں) ہیلتھ اور ایجوکیشن سیکٹر کے اندر بھی۔۔۔۔

آوازیں: کمیونٹی سنٹر اور پلے گراؤنڈ۔

وزیر بلدیات: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس فنڈ کا استعمال کرنا آپ کا حق ہے لیکن کوئی ایسی اجازت دینا کہ یہ جرگہ ہال، یہ حجرہ، اسکی اجازت میں سمجھتا ہوں، پورے ہاؤس کو میں دیکھ رہا ہوں کہ کوئی بھی اس کی اجازت نہیں دے رہا، لہذا یہ نہیں ہو سکتا۔

آوازیں: پلے گراؤنڈ۔

جناب سپیکر: پلیز، پلیز۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ ہم یہاں پر ایسی بات نہ کریں جس سے کل پورے لوگوں کی انگلیاں ہم پر اٹھیں کہ انہوں نے اپنے لئے حجرے تعمیر کر لئے یا انہوں نے اپنے لئے جگہیں

خرید لیں۔ ہم ضرور وہ کام کرنے کی یہاں پر اجازت دیں گے، یہ فنڈز آپ کے ہیں، آپ اس کو جس طرح چاہیں استعمال کر سکتے ہیں لیکن کوئی اس طرح کا شائبہ تک بھی نہ ہو، ہم نہیں چاہتے کہ ہمارے کسی معزز رکن پر کل ذرا سی بھی انگلی اٹھے کہ انہوں نے یہ جو فنڈ استعمال کیا ہے، ایک ایسی جگہ پر استعمال کیا جو عام لوگوں کیلئے فائدہ مند نہیں ہے۔

آوازیں: پلے گراونڈ، لائبریریز۔

وزیر بلدیات: میں اس طرف آرہا ہوں۔ لائبریریز کیلئے تو یہ پہلے سے موجود ہے، پروسجر میں آپ دیکھیں کہ لائبریری کیلئے ہم پیسے دے سکتے ہیں۔ کمیونٹی سنٹر کیلئے آپ ہر اس جگہ پر فنڈ استعمال کر سکتے ہیں جہاں پر Incurring expenditure involve نہ ہو کیونکہ جہاں پر Incurring expenditure involve ہوگا، وہ مسئلہ سب سے پہلی فنانس کے اندر جائے گا، رولز آف بزنس کے اندر موجود ہے۔ اکبر خان صاحب اس سلسلے میں، ابھی سپیکر صاحب اس سلسلے میں آپ کی رہنمائی بھی فرمائیں گے، آپ یہ فنڈز کوئی ایسی جگہ استعمال نہیں کر سکتے جہاں پر کوئی بھی Incurring expenditure involve ہو لہذا نہ تو آپ نئے سکول اس سلسلے میں تعمیر کر سکتے ہیں۔ اگر آپ ہیلتھ سیلٹر کے اندر کسی ایسی جگہ استعمال کرنا چاہیں اور بالخصوص میری ایک بہن نے بڑی اچھی تجویز پیش کی تھی ہاسٹل کیلئے، اگر وہاں پر Incurring expenditure involve نہیں ہے تو ہم اس میں ہاسٹل کی بھی تعمیر کی اجازت دیتے ہیں اور۔۔۔۔

آوازیں: پلے گراونڈ، پلے گراونڈ۔

وزیر بلدیات: پلے گراونڈ کے سلسلے میں میری آپ سے گزارش ہے کہ اگر آپ اس رقم کو، چھوٹی موٹی جو رقم ہے جناب سپیکر، یہ پچاس لاکھ کی بہت کم اور مختصر سی رقم ہے، اس کیلئے لوگوں کی، جس طرح سے آپ سب کو معلوم ہے کہ یہ چھوٹی چھوٹی جو لوگوں کی سکیمیں ہیں، یہ اس لئے ہوتی ہیں، اگر آپ پلے گراونڈ یا ہسپتال کیلئے جگہ یا آپ سکول کیلئے جگہ خریدنے بیٹھ جائیں تو پھر اس کا مقصد فوت ہو جائے گا۔ جو بڑی سکیمیں ہیں، وہ اے ڈی پی کے اندر Reflect ہیں، وہ دوسرے معاملات میں آپ لیکر آجائیں، پلے گراونڈ میں لیکن اس سلسلے میں آپ کی مزید اگر کوئی تجاویز ہیں تو آپ سپیکر صاحب کے پاس پہنچادیں، ہم دو تین چار ممبران اس پر بیٹھ کر بات کر لیں گے اور اس پر بالکل ہم غور کرنے کیلئے تیار ہیں۔ میں انکار نہیں کر رہا ہوں کہ پلے گراونڈ

کیلئے کر سکتے لیکن اس کیلئے آپ کل پر سوں ترسوں جب بھی آئیں، سپیکر صاحب کے پاس بیٹھ کر، اگر ہم بیٹھ کر اس پر فیصلہ کر لیتے ہیں تو ہم اجازت دینے کیلئے تیار ہیں لیکن اس پر میں ابھی فی الحال کوئی بات نہیں کروں گا اس لئے کہ یہ فنڈز جو تھوڑے تھوڑے لوگوں کے جو فوری معاملات ہیں، وہ درست کرنے کیلئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو Utilize ہونا چاہئے۔ جناب سپیکر! یہاں پر کل میری بہن محترمہ یاسمین نے بھی بات کی، معاشرتی اقدار کی بات کی، معاشرتی اٹھان کی بات کی، بیروزگاری کے بارے میں بات کی، بھوک اور افلاس کے بارے میں بات کی، میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہمارا این ایف سی کا مسئلہ حل ہو جائے، اگر Net Hydly Profit کا مسئلہ حل ہو جائے تو اس حوالے سے صوبے کے اندر امن وامان ہم بہتر طریقے سے قائم کر سکتے ہیں تو پھر یہاں پر ایک انڈسٹریل اسٹیٹ بنے گا ہم سب کے تعاون سے، اور صوبے میں امن وامان کے حوالے سے جب تک کہ اپوزیشن اور حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے تمام لوگ مل کر تعاون نہیں کریں گے، اس وقت تک صوبے کو ہم ترقی کی راہ پر گامزن نہیں کر سکتے۔ میری آپ سب سے گزارش ہے کہ Net Hydly Profit کیلئے اور این ایف سی کیلئے، جس طرح پہلے بھی یہ پورا ہاؤس متحد تھا، متفق تھا، یکجا تھا اور پوری یک جہتی کا اظہار، پورے وفاق نے بھی سنا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اتحاد کے ساتھ، اسی یک جہتی کے ساتھ اس آواز کو اور بلند کریں گے، یقیناً ہمارے صوبے کے جب مالی مسائل حل ہونگے تو اس سے ہم لوگوں کیلئے روزگار کے بھی نئے مواقع پیدا ہونگے، بھوک اور افلاس کا بھی خاتمہ ہو گا اور انشاء اللہ تعالیٰ حکومت کے پاس جو فنڈز ہیں، یقیناً صوبائی حکومت کو اس بات کا اختیار ہے اور ہم کوئی ایسی Discretionary بات نہیں کر رہے کہ ہم سب اپنے حلقوں کے اندر، مجھے یاد ہے کہ جب صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ صاحب نے، جناب سپیکر! میں آپ

کی۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

وزیر بلدیات: مجھے یاد ہے کہ جب وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد نے ایبٹ آباد کا دورہ کیا تو وہ بات جو انہوں نے یہاں اسمبلی کے اندر کہی تھی کہ ہم سب کو سینے کے ساتھ لگا کر چلیں گے تو اس دورے کا آغاز میرے بھائی جناب ممتاز رحمان عباسی کے گھرات ان کے کھانے سے شروع کی تھی اور صبح نثار صفدر اور پھر جناب مشتاق غنی اور پھر جناب قلندر لودھی کے گھر وہ چاروں پروگرام انکے وہاں پر ہوئے اور انہی کیلئے وہی اعلانات کئے جو اعلانات

انہوں نے میرے لئے کئے۔ انہوں نے اس بات پر کوئی بھی Distinction draw نہیں کی اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ان دوستوں نے بھی بڑے کھلے دل کے ساتھ ان کا استقبال کیا اور یہی وہ روایات ہیں، صوبہ سرحد کی یہی وہ منفرد روایات ہیں کہ یہاں پر سب کو ساتھ لے کر چلنے کی بات ہے اور الحمد للہ ہمارے درویش وزیر اعلیٰ سب کو ساتھ لیکر چل رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کو Continue بھی کریں گے۔ اگر ہمارے صوبے کے مالی حالات نے اجازت دی، اگر این ایف سی کا مسئلہ اور اگر دو سر (Net Hydly Profit) کا مسئلہ اگر حل ہوا تو یقیناً یہ فنڈز پچاس لاکھ نہیں بلکہ ایک کروڑ ہوگا لیکن آپ سب کو صوبہ سرحد کے جو مالی Constraints ہیں وہ معلوم ہیں لہذا میری یہ گزارش ہے کہ ان مشکل حالات کے اندر بھی آپ ہمارے ساتھ دیں اور حالات بہتری کی طرف جائیں گے، جب آسائشوں کا وقت آئے گا، یہ آلائش کا دور جب ختم ہوگا تو اس وقت بھی انشاء اللہ تعالیٰ ہم آپ کا خیال رکھیں گے اور سب کو ساتھ لیکر چلیں گے اور یہ پچاس لاکھ اور ایک کروڑ کی بات نہیں ہے، ہم ڈیڑھ کروڑ تک کر سکتے ہیں اگر یہاں پر ہمارے حالات اور Net Hydly Profit اور اگر این ایف سی کا مسئلہ حل ہوا۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ آپ سے اجازت بھی چاہوں گا اور میری آپ سے گزارش ہے کہ آئندہ بھی اسی طرح سے اگر کہیں بھی اس کے حوالے سے کوئی بھی بات ہو تو آپ ہمیں مشورہ دے سکتے ہیں اور انشاء اللہ ہم اس پر بات کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: بہت اہم بات ہے، بہت اہم۔ جناب سپیکر! گزشتہ دو دنوں سے۔۔۔۔۔

جناب خلیل عباس خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب عبدالاکبر خان: ایک منٹ جی، گزشتہ دو دنوں سے یہ ہاؤس متواتر اس تعمیر سرحد پر بحث کر رہا ہے۔ ہم اپوزیشن نے اپنے ایجنڈے میں اس کو شامل اس لئے کیا تھا کہ اس میں مشکلات ہیں اور میرے خیال میں 99% ممبران صاحبان نے اس بات کو دہرایا، ہر ایک نے اپنے Speech میں کہ جو Process ہے، یہ Process نو نو مہینے آٹھ آٹھ مہینے، منسٹر صاحب نے DDC تک تو بات کر دی، DDC کو تو دو ہفتوں میں کر دیا لیکن پرابلم تو ہمیں DDC کے بعد کا جو Process ہے، اس میں ہے۔ DDC کو پندرہ دن میں، اگر پہلے نہیں

ہوتا تھا تو بیس دن میں ہوتا تھا لیکن جو مہینے لگتے ہیں، وہ DDC کے بعد یہاں پر لگتے ہیں۔ جناب سپیکر! ہم سمجھتے ہیں کہ جو Process ہے، اس کو Short کر لیں۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب نادر شاہ: میرے خیال میں یہ جواب دینا چاہتے ہیں تو پہلے میں بات کر لوں تو۔۔۔

وزیر بلدیات: ایک سیکنڈ، میں جواب دے دوں اس کو۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، نادر شاہ صاحب بات کریں گے تو پھر۔۔۔۔

وزیر بلدیات: ایک سیکنڈ جناب سپیکر، میں نے۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اگر نادر شاہ صاحب بھی بات کر لیں تو آپ اکٹھا جواب دینگے۔ Notes آپ لے لیں۔

جناب نادر شاہ: سر! سردار صاحب نے بہت اچھی باتیں کیں۔ میری جو سب سے زیادہ Objectionable بات ہے کہ جو پراجیکٹ کمیٹی ہے، اس میں ٹھیکیدار کا Must ہونا ہے تو اس پراجیکٹ کمیٹی سے ٹھیکیدار کا جو Answer ہے، وہ تو ہم نکالنا چاہتے ہیں لیکن اس کیلئے۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ پوائنٹ ہے ٹیکنکل کہ اگر آپ ٹھیکیدار کو پراجیکٹ کمیٹی کا لیڈر بنائیں گے تو پھر پانچ پرنسٹ انکم ٹیکس کا ٹاجا جائے گا۔ اگر وہ آپ کا ٹھیکیدار نہیں ہوگا، Enlist نہیں ہوگا تو پھر اس میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، پراجیکٹ لیڈر اس میں ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، انہوں نے کہا ہے کہ کنٹریکٹر ہوگا، Enlist ہوگا، Condition ہے۔

جناب مشتاق احمد غنی: سر! میرا ایک پوائنٹ ہے، سردار صاحب سے ایک پوائنٹ صرف۔۔۔۔

وزیر بلدیات: جی، آپ فرمائیں۔

جناب مشتاق احمد غنی: یہ جو Confused سی بات ہو گئی ہے کہ جو Playground یا پارک کی بات ہم لوگ کر رہے ہیں، یہ دو باتیں ہیں In fact ایک تو اس کی زمین کی خریداری اور دوسری بات یہ ہے کہ زمین اگر موجود ہے، Playground موجود ہے، پبلک پارک موجود ہے تو اسکی Development کیلئے دو چار لاکھ

روپے دیکر اگر ہم کریں۔ ہم اس کی اجازت چاہتے ہیں کہ ہمیں اس Playground کی چار دیواری یا Steps بنانے کیلئے یا جھولے لگانے کیلئے کسی پبلک پارک میں اسکی اجازت چاہیے۔

جناب سپیکر: جی، خلیل عباس خان۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب! (شور)

جناب کاشف اعظم: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: زما پہ خپل خیال کہ دا طریقہ تاسو شروع کرہ، کوم چہ۔۔۔۔

جناب کاشف اعظم: زہ وایم چہ پہ دے Simplicity of procedure باندے خبرہ اوشی۔
کہ Playground پکبن راخی، کہ جنت پکبن راخی او کہ محل راخی چہ یو یو کال پرے لگی نوخہ فائدہ دہ جی؟ چہ Procedure short شی نو دا بہ بنہ خبرہ وی۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب، مشتاق غنی صاحب چہ کومہ خبرہ او کرہ، مونبرہ
خود کلو خلق یو هلته کبن زمکے ارزانے دی، پیسنور غوندے لکھونہ روپی کنال
زمکے نہ دی۔ هلته زمکے ارزانے دی جی۔ گورئی جی، مونبرہ نوکری چاتہ نہ شو
ورکولے، مونبرہ نورخہ کار چاتہ نہ شو کولے، کم از کم داراتلونکے کول خپل دد
بے راہ روئی نہ خو منع کولے شو کنہ جی۔ یو موقع ورکوؤ چہ هغوی چرتہ خہ
لوبے اوکری جی۔ ددے چرسونہ نہ، ددے جوارونہ، ددے هیروئن نہ، دالعت چہ
ز مونبرہ پہ دے معاشرہ کبن ورخ ترورخ زیاتیری چہ دا ختم شی۔۔۔۔۔ (شور)

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب! گورہ جی، جتنے بھی ممبران ہیں انکی تجاویز آئی ہیں۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب! چہ زہ خپلہ خبرہ مکمل کرم جی۔ یو منٹ ستاسو
نہ غوارم، یو منٹ۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر!

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب کی اجازت سے جی۔ سپیکر صاحب! سردار صاحب ہم
اووئیل چہ دے ضمنی کبن تاسو یو کمیٹی جو رہ کرئی۔ زما تاسو تہ دا گزارش دے
چہ مہربانی اوکری دا دیرہ اہمہ مسئلہ دہ، تاسو ددے یو کمیٹی جو رہ کرئی، دے

ضمن کبن او دانورے اہمے مسئلے چہ دی، دے تعمیر سرحد کبن راہینو مسئلو
بارہ کبن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں کمیٹی کی ضرورت نہیں ہے۔ حکومت اس کو خود Tackle کرے، وہ
Transparency کو Ensure کرے، ایک ممبر کا کام ہے اس کو اپنی Priority خوب معلوم ہے خواہ وہ
پچاس لاکھ پر ایک پلے گراونڈ خریدنا چاہتا ہے لیکن Ensure ہو کہ یہ بھی Justified ہے،
Transparency maintain ہے تو اس میں کیا حرج ہے۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جو دو تین جگہ یہ پراجیکٹس۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! سب سے پہلے پراجیکٹس کمیٹی کے مسئلے کو Elaborate کرتا ہوں کہ پراجیکٹ
کمیٹی کو Enlist کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس سے پہلے جو پراجیکٹ کمیٹیز
تھیں، انکے لئے 20% فنڈز ایم پی ایز یا کمیونٹی خود جمع کرتی تھی تو میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ یہاں پر پی
اینڈ ڈی نے جو پروسیجر بھی بنایا تھا، اس کے اندر Enlistment کا یا کوئی اس طرح کا انہوں نے وہ کیا تھا لیکن
اس ضمن میں میری ایک میٹنگ ہوئی تھی اور میں نے تمام محکموں کو بلا کر یہ کہا کہ یہ Totally جب فنڈ ہم نے
ایم پی ایز کو دیا ہے تو ایم پی ایز کو اس پر Fully اختیار ہونا چاہیے اور اگر پھر وہی ٹھیکیدار کی Enlistment کرنی
ہے تو پھر ایک دفعہ پھر وہی سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ پھر ایم اے کو بیچ میں لانے کی ضرورت کیا ہے؟ اور اس
میں ٹھیکیدار کی کوئی ضرورت نہیں ہے، کسی کو Enlistment کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن یہ بات
Clear کر رہا ہوں اور اس کا نوٹیفیکیشن انشاء اللہ تعالیٰ Within the week ہم ایشو کر دیں گے۔ ایک تو یہ
بات ہو گئی ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جی، Process، Process، والی بات۔

وزیر بلدیات: دوسرا جو Process ہے، Process پر چیف منسٹر صاحب نے خود بھی اس بات کا نوٹس لیا اور
میری چیف منسٹر صاحب کے ساتھ اس سلسلے میں میٹنگ ہوئی ہے اور ہم نے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو یہ کہا ہے کہ
جو نہی ہمارے پاس سکیمز پہنچ جائیں، ان کو جو پراجیکٹس ہیں جو ایم پی ایز کی DDC کی Approval کے حوالے

سے بہت زیادہ پرابلمز آرہی تھیں تو اس کو سہل بنانے کیلئے میں نے ان سے ریویسٹ کی کہ یہ ہو سکتا ہے اور اس کا جو اگلا Process ہے، اس Process کے اندر ہم نے فنانس کو کہا، سی ایم صاحب نے فنانس کو کہا ہے، میں ان کا شکر گزار بھی ہوں جناب سپیکر، انہوں نے کہا ہے کہ Within a week فنانس اس کی Releases کر دیں لیکن میں احتیاطاً کہہ رہا ہوں کہ اس میں آپ ہمیں دو یا تین Weeks دیدیں چونکہ وہ فنانس، جب فنانس سے Releases ہوگی، میرے دفتر سے یا چیف منسٹر صاحب کے دفتر سے ایک دن بھی کوئی فائل لیٹ نہیں ہوئی، اگر آپ کی فائل میں نے دس تاریخ کو بھیجی ہے تو گیارہ تاریخ کو چیف منسٹر کے اس پر Signature موجود ہیں تمام فائلوں پر۔ یہاں پر لمبا چوڑا کوئی Process نہیں ہے۔ ہم کوئی لیٹ نہیں کر رہے ہیں، یہ بات ضرور ہے، ایک دو Steps ضرور ہیں لیکن ہم اس کو Within three week time اگر ہمارے پاس DDC کی Approval آجاتی ہے تو ہم Within three week time یہاں سے اس کو Release کر دیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ سب سے میں معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ پچھلے سال کی چونکہ بہت سے ہمارے ایم پی ایز نئے تھے اور ایک ایک سکیم، میرے پاس یہ ریکارڈ موجود ہے، جو چار چار دفعہ انہوں نے اپنی سکیمیں دی ہیں اور چونکہ ڈی ڈی سی کے اندر اس وجہ سے Discuss کرنا ضروری ہوتی ہیں، ہو سکتا ہے شاید وہی سکیم Feasible نہ ہو جو پانی کی سکیم آپ دینا چاہتے ہیں، ہو سکتا ہے شاید وہی ڈسٹرکٹ اے ڈی پی میں آگئی ہو، ہو سکتا ہے شاید کسی دوسرے فنڈ سے اس کی Allocation already ہو چکی ہو۔ ہو سکتا ہے شاید وہ اے ڈی پی کے اندر Reflect ہوگی تو ساری چیزوں کی وہاں پر جانچ پڑتال ضروری ہوا کرتی ہے۔ اس حوالے سے میں یہ چاہ رہا ہوں کہ اگر ڈی ڈی سی سے آپ کی یہ ساری Approvals ہمارے پاس آجائیں تو ہم آپ کو، Within three weeks یہ پیسے ڈی سی او کے اکاؤنٹ میں ہونگے۔ میں ایک بات کی اور بھی وضاحت کرتا چلوں کہ اس سے پہلے جو آپ Changes کرتے تھے، جو اس میں تبدیلی لاتے تھے، بہت سے دوستوں نے اس میں Mind change کیا ہے اور آج ڈی ڈی سی سے Approval ہوگئی اور پھر آپ اس میں تبدیلی کرتے ہیں تو پھر دوبارہ ہمیں ایک نیا Process کرنا پڑا اور بعض اراکین اسمبلی کے ہم نے پانچ پانچ دفعہ وہ سارا Process کیا اور اس پر وہ Hard working ہوئی لیکن اس کیلئے بھی میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ وہ ڈی سی او کے پاس جا کر اپنی سکیم، لیکن میری اس سے گزارش یہ ہے

کہ ایک دفعہ سے زیادہ آپ سکیم کے اندر تبدیلی نہیں کر سکیں گے کیونکہ بار بار آپ تبدیلی کریں گے، اس میں پھر Complications ہوگی۔ اگر آپ ایک دفعہ تبدیلی کرنا چاہیں تو وہ ڈی سی او کے پاس جا کر تبدیلی کر لیں، اس کو دوبارہ پراسس کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور وہ ہمیں Notify کر دیں گے، ڈی سی او کہ ہم نے اس سکیم کے اندر تبدیلی کر لی ہے لیکن اس کو بار بار، پلیز میری آپ سے گزارش ہے کہ اس کے اندر زیادہ Complications ہونگے اگر بار بار آپ تبدیلی کریں گے۔ اس حوالے سے میں آپ سے پھر کہتا ہوں کہ کسی کو اگر کوئی مشکلات درپیش ہیں تو آپ مجھ سے Contact کریں اگر مجھ سے کوئی Contact نہیں کر سکتا تو آپ سپیکر صاحب سے Contact کریں، سپیکر صاحب مجھے Communicate کر دیں گے۔ آپ کی مشکل کو انشاء اللہ تعالیٰ ہم حل کریں گے۔ چونکہ یہ آخری سیشن نہیں ہے اس کے بعد پھر ہم نے بیٹھنا ہے، اگر آپ کے مسئلے حل نہیں ہوتے تو پھر اٹھ کر بات کر سکتے ہیں لیکن آپ کے مسائل حل کرنے کے سلسلے میں جناب سپیکر، ہماری نیت بالکل صاف ہے اور۔۔۔

جناب سپیکر: تھوڑا سا پلے گراونڈ کی Improvement کے لئے اور پلے گراونڈ کی زمین خریدنے کے لئے اگر آپ۔۔۔

وزیر بلدیات: پلے گراونڈ کیلئے، دیکھیں جی، پلے گراونڈ کی Improvement کیلئے۔۔۔
جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

جناب پیر محمد خان: پی اینڈ ڈی کی بات کریں کہ پی اینڈ ڈی کا کیا رول ہے؟ یا اس کو ختم کریں۔ سب سے بڑی مشکلات تو پی اینڈ ڈی والے بنا رہے ہیں۔ (شور)

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! بہت سی مشکلات، بہت سے محکمے آپس میں Inter link ہیں، پی اینڈ ڈی کارول، فنانس کارول، اے جی آفس کارول اور سٹیٹ بینک کارول یہ اپنی اپنی جگہ لیکن اس سارے Process کو چیف منسٹر صاحب کی ہدایات کی روشنی میں، انہوں نے سختی سے ہدایات دی ہیں، اے جی آفس کو بھی، انہوں نے پی اینڈ ڈی کو ہدایات ابھی حال ہی میں دی ہیں، انہوں نے فنانس کو بھی دی ہیں کہ کم از کم باقی کوئی بھی پراجیکٹ ہو، کوئی بھی ڈائرکشن ہو لیکن میں تعمیر سرحد کے حوالے سے کسی بھی تساہل اور کسی بھی کاہلی کو برداشت نہیں کرونگا اور ان کے خلاف سخت قسم کے ایکشن لئے جائیں گے (تالیاں) اور جہاں تک پلے گراونڈ کی

Repair کا اور اس کے Betterment کا اور پارک کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں بھی ہم آپ کو اجازت دیتے ہیں کہ اس سلسلے میں بھی آپ کر سکتے ہیں اور۔۔۔۔

جناب خلیل عباس خان: خبرہ دا دہ جی چہ زمکہ وی نو ہغے باندے بہ، زمونبرہ ہیخ ضرورت نشتہ، مونبرہ نہ پویلیئن جووو، نہ تیرس جووو او نہ پرے بلڈنگ جووو۔ ہیخ ہم پرے نہ جووو جی، خوچہ زمکہ نہ وی نو مونبرہ بہ خہ کوؤ؟

وزیر بلدیات: اگر زمین کی خریداری کے سلسلے میں آپ بہت زیادہ مصر ہیں، آپ جناب سپیکر صاحب کے پاس آئیں، ہم بیٹھ کر اس کو Discuss کر لیتے ہیں Detail میں۔ اس کی تمام Complications کا ہم جائزہ لے لیتے ہیں، اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ ناگزیر ہیں تو پھر اس پر بات کر کے ہم اس مسئلے کو Settle کر لیں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ، تھینک یو۔

جناب حامد علی شاہ: جناب سپیکر! جناب سپیکر!

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 10.00AM, tomorrow morning.

(اسمبلی کا اجلاس بروز بدھ مورخہ 17 مارچ 2004 صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)